قسط نمبر 7

نادیہ فاطمہ رضوی

(گزشتہ قسط کا خلاصہ)

ماریہ کی طبیعت اچانک بگڑ جانے پر جیکولین شدید تشویش میں مبتلا ہوجاتی ہے وہ ماریہ سے اس ٹینشن کی بابت دریافت کرتی ہے لیکن ماریہ ٹال جاتی ہے۔ ابرام اپنے طور پر جیسکا سے ماریہ کے دوستوں کے متعلق استفسار کرتا ہے کہ اس کی دوستی کن لوگوں سے ہے لیکن جیسکا کو بھی اس معاملے کا علم نہیں ہوتا کیونکہ ماریہ ایک محتاط پسند لڑکی ہے جو کسی سے بھی زیادہ فرینک نہ ہوتی تھی جیسکا کی زبانی ماریہ کی ولیم میں غیر دلچسپی کا جان کر ابرام خاموش رہ جاتا ہے۔ زرمینہ اور زرتاشہ گہری دوستی کے بندھن میں بندھ جاتی ہیں۔ زرمینہ اپنی پڑھائی کو لے کر خاصی فکر مند رہتی ہے۔ دوسری طرف سر شرجیل اپنے منصب و مرتبے کو بھلا کر عروبہ تنظیم میں دلچسپی لیتے ہیں شرجیل کا شمار ایسے لوگوں میں ہوتا ہے جو صنف نازک کی طرف نہ صرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہیں بلکہ ایسے تعلقات پر فخر بھی محسوس کرتے ہیں۔ اسی لیے زرمینہ اور زرتاشہ ان سے مدد لینے سے کتراتی ہیں لیکن بالآخر ان کے روم میں پہنچ جاتی ہیں۔ لالہ رخ کے لیے عازم لاکھانی نئے مسائل لے کر آتا ہے عازم لاکھانی دولت مند و عیش پرست آدمی ہوتا ہے اور وہ جب بھی گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرتا ہے ہر بار شریک حیات کے طور پر ایک نئی لڑکی اس کے ساتھ ہوتی ہے لالہ رخ ان تمام باتوں سے آگاہ ہونے کی بنا پر اس شخص سے گریز کرتی ہے لیکن عازم لاکھانی لالہ رخ کی خوب صورتی سے متاثر ہو کر نہ صرف اس سے تعلقات بڑھاتا ہے بلکہ اسے اپنا پروپوزل بھی پیش کرتا ہے جس پر لالہ رخ ہک دک رہ جاتی ہے۔ خاور حیات کی غیر موجودگی میں حورین کی طبیعت خراب ہوجاتی ہے باسل حورین کو گھمانے کی خاطر باہر لے جاتا ہے لیکن یہاں اچانک کسی سے سامنا ہونے پر وہ متفکر نظر آتا ہے گھر واپسی پر حورین شدید بخار کی لپیٹ میں آجاتی ہے ایسے میں باسل گھبرا جاتا ہے خاور اچانک لوٹ آتا ہے اور حورین کی بگڑی حالت پر پریشان ہوجاتا ہے۔ نیلم فرمان اپنے مشرقی لبادے میں باسل سے ملنے آتی ہے اور اسے اپنے طور پر دھوکا دینے کی بھرپور کوشش کرتی ہے اسے یہی لگتا ہے کہ باسل اس کے عشق میں گرفتار ہوچکا ہے جبکہ حقیقت کچھ اور ہی ہوتی ہے۔

(اب آگے پڑھیے)

❁……❁……❁

وہ دونوں روم کے اندر آتو گئی تھیں مگر اندر ہی اندر خائف بھی ہورہی تھیں پہلی بار وہ کسی مرد کے سامنے جو بالکل اجنبی اور انجان تھا اور جس کی شخصیت بھی خاصی مشکوک تھی آ کر بیٹھ گئی تھیں سر شرجیل اس وقت اپنے سیل فون پر کسی سے محو گفتگو تھے۔ انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے اپنے سامنے رکھی کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کیا جس پر وہ دونوں بادل نخواستہ ٹک گئی تھیں۔

”ٹھیک ہے احسان میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں اس وقت ایک کام آ گیا ہے۔“ سر شرجیل نے فون پر کہا اور پھر ”اوکے بائے“ کہہ کر لائن کاٹ دی پھر اپنی تمام تر توجہ ان دونوں کی جانب مبذول کرتے ہوئے استفہامیہ انداز میں گویا ہوئے۔

”جی گرلز اینی پرابلم؟“ زرینہ اور زرتاشہ دونوں کے دل کی دھڑکنیں جو معمول سے ہٹ کر کافی تیز رفتاری سے دھڑک رہی تھیں جبکہ مارے گھبراہٹ اور ڈر کے ہلکی ہلکی سی لغزش ان کے ہاتھوں میں بھی تھی سر شرجیل کے نارمل اور سادے انداز کو دیکھ کر یک دم ختم ہوگئی دل کی دھڑکنیں بھی اب ہموار سی ہونے لگیں۔

”وہ ایکچو ئیلی سر ہم آپ سے ایک بات کہنے آئے ہیں۔“ زرینہ اپنا گلا کھنکار کر صاف کرتے ہوئے بولی تو سر شرجیل نے نگاہوں کا زاویہ زرینہ کی جانب کیا لائٹ لیمن اور پنک کلر کے خوب صورت سے امتزاج کے سوٹ میں مسٹرڈ چادر جس پر ملٹی رنگ کی کڑھائی بڑی نفاست سے کی گئی تھی سر پر اچھی طرح اوڑھے وہ بڑی پُرکشش لگ رہی تھی شرجیل نے اپنے دماغ پر زور دیا کہ یہ لڑکی جو یقیناً فرسٹ ایئر آنرز کی ہے بھلا کس جانب بیٹھتی ہے کیونکہ آج سے پہلے وہ ان کی نگاہوں کی رینج میں نہیں آسکی تھی اور یہی بات ان کے لیے تعجب و حیرت کا باعث تھی۔ وگرنہ خوب صورت اور نوخیز لڑکیاں ان کی نظر سے بچ جائیں یہ ناممکن سی بات تھی۔

”سر پلیز آپ مائنڈ مت کیجیے گا دراصل ہمیں کچھ دنوں سے آپ کا لیکچر سمجھ میں نہیں آرہا اس وجہ سے میں اور میری فرینڈ زرتاشہ بہت پریشان ہیں۔“ زرینہ اپنے ہاتھوں کی دونوں انگلیاں ایک دوسرے میں پھنساتے ہوئے زرتاشہ کی جانب گردن موڑ کر بولی تو شرجیل نے اب زرتاشہ کو بغور دیکھا۔

گہرے جامنی رنگ کے سادے سے سوٹ میں سرخ اور سیاہ رنگ کے امتزاج کی چادر بالکل زرینہ کی طرح اوڑھی یہ لڑکی جس کی گھنیری اور سیاہ پلکیں اس کی آنکھوں پر گرین سفید چہرے کی خوب صورتی کو چار چاند لگا رہی تھیں اب شرجیل کو ورطہ حیرت میں مبتلا کر چکی تھیں۔

”اوہ شرجیل افتخار تُو تو بڑا ہی گھامڑ نکلا اس عروبہ کے چکر میں تجھے یہ دو پریاں دکھائی ہی نہیں دیں دھت تیرے کی۔“ شرجیل نے اس پل دل ہی دل میں اپنے آپ کو کوسا پھر یک دم ذہن جھٹک کر ان کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔

”اوہ بھلا اس میں مائنڈ کرنے والی کیا بات ہے، ان فیکٹ یہ تو آپ دونوں نے بہت اچھا کیا کہ مجھے انفارم کیا۔“ سر شرجیل کی بات سن کر دونوں سہیلیوں کو بہت حوصلہ ہوا وہ جو دونوں یہاں آتے ہوئے اور پھر سر شرجیل کے سامنے بیٹھ کر بھی خوف زدہ اور گھبرا رہی تھیں ان کے فرینڈلی انداز پر ساری گھبراہٹ، اور خوف بھاپ بن کر اڑ گیا تھا اب وہ کافی ریلیکس اور خود اعتماد ہوگئی تھیں۔

”سر اگر آپ کے پاس ٹائم ہو تو پلیز ہمیں کچھ پوائنٹ کلیئر کردیجیے۔“ زرتاشہ اپنی نوٹ بک جو اس نے اپنے ہاتھ میں ہی تھام رکھی تھی سامنے میز پر رکھتے ہوئے سہولت سے بولی تو سر شرجیل فوراً سے پیشتر گویا ہوئے۔

”یہ ٹائم صرف آپ اسٹوڈنٹس کے لیے ہی ہوتا ہے پلیز بتائیں کون سے پوائنٹس آپ کو سمجھ میں نہیں آئے۔“ شرجیل کے کہنے پر زرتاشہ نے فوراً اپنی نوٹ بک کھولی اور پھر تقریباً آدھا گھنٹہ وہ دونوں سر شرجیل سے سمجھتی رہیں جبکہ سر شرجیل بھی انتہائی دل جمعی اور توجہ سے انہیں سمجھا رہے تھے اور دونوں کی سمجھ میں وہ سب پوائنٹس جو کچھ دیر پہلے بے حد مشکل اور کبھی نہ سمجھ میں آنے والے لگ رہے تھے باآسانی انہیں سمجھ میں آگئے تھے دونوں کے چہرے گویا کھل گئے تھے دل و دماغ سے بھاری بوجھ ہٹ گیا تھا۔

”تھینک یو سر...... تھینک یو سو مچ آپ نے اتنے اچھے انداز سے بتایا کہ ہمیں فوراً سمجھ میں آگیا۔“ زرتاشہ ایک طمانیت آمیز سانس لیتے ہوئے انتہائی مسرور ہو کر اپنی نوٹ بک بند کرتے ہوئے بولی تو سر شرجیل نے ایک گہری پُرشوق نگاہ اس کے معصوم چہرے پر ڈالی جبکہ زرینہ بھی اب اپنی نوٹ بک اپنے بیگ میں رکھ رہی تھی۔

”اِٹس او کے نو پرابلم۔ زرتاشہ اور زرینہ آپ دونوں کو جب بھی کوئی پرابلم ہو تو آپ بلا جھجک میرے روم میں آ کر مجھ

سے پوچھ سکتی ہیں۔“ سر شرجیل انتہائی کوآپریٹیو انداز میں بولے تو دونوں نے سر اثبات میں ہلا دیے ابھی وہ دونوں سیٹ سے اٹھنے کا قصد کر رہی تھیں کہ سر شرجیل زرینہ سے مخاطب ہو کر بولے۔

”مس زرینہ آپ کا تعلق مجھے اس شہر سے نہیں لگ رہا آپ کہاں سے آئی ہیں؟“ زرینہ کے تیکھے نقوش اور گوری رنگت اسے اس جگہ کا ظاہر نہیں کرتے تھے زرتاشہ جواب یہاں سے فوراً جانا چاہتی تھی با دل نخواستہ بیٹھی رہ گئی جبکہ زرینہ ان کے پوچھنے پر اپنے بارے میں سب کچھ بتاتی چلی گئی تھی۔

”اور مس زرتاشہ آپ؟“ سر شرجیل نے انتہائی دلچسپی اور خوش دلی سے زرینہ سے سب کچھ جان لینے کے بعد زرتاشہ کی جانب رخ موڑتے ہوئے کہا تو نجانے کیوں زرتاشہ کو یہ سب مناسب نہیں لگا زرینہ بغیر کوئی فل اسٹاپ کومہ لگائے جس طرح اپنے گھر کی تفصیلات سے انہیں آگاہ کر رہی تھی وہ زرتاشہ کو بالکل ٹھیک نہیں لگا وہ اسے باز رکھنا چاہ رہی تھی مگر زرینہ بی بی جب بولنے پر آتیں تو انہیں چپ کرانا کسی کے بس کی بات نہیں تھی۔

”سر میں دراصل......؟“

”سر ان کا تعلق مری سے ہے۔“ زرتاشہ کی کیفیت سے بالکل لاعلم اور انجان زرینہ نے بڑے جوش سے زرتاشہ کا جملہ اچک کر کہا تو اس پل زرتاشہ کا دل چاہا کہ اپنا سر پیٹ ڈالے زرتاشہ نے اسے انتہائی تپ کر دیکھا پھر تیزی سے کھڑی ہوتی ہوئے بولی۔

”او کے سر اب ہم چلتے ہیں۔“

❀......❀......❀

ٹھنڈی پُرکیف خنک سی ہوا اور آسمان کے سیاہ آنچل پر اپنی دودھیا سحر انگیز چاندنی بکھیرتا چاند انتہائی دلفریب لگ رہا تھا وہ دونوں اس پل ایک معروف ریسٹورنٹ کے اوپن ایریا میں بیٹھے تھے سونیا کے خوب صورت بال ہوا کی شوخیوں سے اِدھر اُدھر بکھر رہے تھے جنہیں وہ اپنے ہاتھوں سے بار بار سیٹ کرنے کی کوشش کر رہی تھی انہوں نے نسبتاً تنہا گوشے کا انتخاب کیا تھا کیونکہ سونیا زیادہ بھیڑ بھاڑ والی جگہوں کو پسند نہیں کرتی تھی ڈنر ٹیبل پر بیٹھے فراز شاہ نے مینو کارڈ پر نظریں دوڑا کر سونیا کی جانب استفہامیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”کیا خیال ہے آج باربی کیو کے آئٹم نہ منگوا لیے جائیں؟“ جواباً سونیا اس کی جانب بے پناہ دلکشی سے دیکھتے ہوئے مسکرا کر گویا ہوئی۔

”آج صرف تمہاری مرضی چلے گی جو دل چاہے منگوالو ڈیئر۔“

”وہاٹ...... آر یو سیریس......!“ فراز شاہ مصنوعی انداز میں چونکتے ہوئے بولا تو سونیا زور سے ہنس دی۔

”آف کورس آئی ایم سیریس آج صرف اور صرف تمہاری مرضی۔“

”ارادے کیا ہیں میڈم کہیں مجھے حلال کرنے کے موڈ میں تو نہیں ہونا۔“

”اوہ کم آن فراز ایسا کچھ نہیں ہے۔“ فراز شاہ قدرے گردن جھکا کر اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا تو میز پر رکھے چھری کانٹے سے کھیلتے ہوئے سونیا کچھ خفیف سی ہو کر گویا ہوئی۔

”سوچ لو ڈیئر پھر تمہیں میری ہی آرڈر کی ہوئی ڈشز کھانا پڑیں گی۔“

”میں اب بھی اپنی بات پر قائم ہوں۔“ وہ کھلکھلا کر ہنستے ہوئے بولی تو فراز نے مسکرا کر اپنے چند قدم کے فاصلے پر کھڑے ویٹر کو بلایا اور مختلف ڈشز کے نام لکھوانے لگا پھر ویٹر کے جانے کے بعد پوری طرح اس کی جانب متوجہ ہو کر اسے سراہتی ہوئی نگاہوں سے دیکھ کر کہا۔

"ویسے آج تم کافی اچھی لگ رہی ہو۔"

"ہوں، بہت جلدی خیال آ گیا میری تعریف کرنے کا۔" سونیا اسے تیکھی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے منہ پھلا کر بولی تو فراز زور سے ہنس دیا پھر اپنی ہنسی پر کنٹرول کرتے ہوئے گویا ہوا۔

"یار یہ تم لڑکیوں کو اپنی تعریف کرانے کا اتنا شوق کیوں ہوتا ہے۔" سونیا نے فراز شاہ کو بغور دیکھا پھر انتہائی دلبرانہ لہجے میں بولی۔

"ہر ایرے غیرے کے منہ سے تعریف سننے کا شوق نہیں ہوتا، ہاں کوئی خاص ہستی ان کی زندگی میں ہوتی ہے جن کے منہ سے وہ اپنے لیے تحسین آمیز جملے سننا پسند کرتی ہیں۔" وہ ہنوز چھری کانٹے سے کھیل رہی تھی فراز نے چند ثانیے اسے خاموش نگاہوں سے دیکھا پھر مسکراتے ہوئے ہلکے پھلکے لہجے میں استفسار کیا۔

"تمہاری زندگی میں کوئی ایسی خاص ہستی ہے۔" سونیا نے فراز شاہ کے جملے پر اپنا سر اٹھا کر الٹا اس سے سوال کر ڈالا۔

"ہاں۔" لمحہ کی تاخیر کیے بنا فوری جواب آیا تو پہلے تو سونیا قدرے حیران ہوئی پھر تھوڑا پریشان ہو کر تیزی سے بولی۔

"کون......؟"

"میرے ڈیڈی۔"

"ایڈیٹ میں ممی پاپا کی طرف اشارہ نہیں کر رہی تھی میں تمہاری ڈریم گرل کی بات کر رہی تھی۔" سونیا کی حالت دیکھ کر فراز بے اختیار قہقہہ لگا کر ہنستا چلا گیا۔ جبکہ سونیا بری طرح زچ ہوگئی۔

"فراز آئی ول کل یو۔" وہ کانٹا اٹھا کر اس کو مارنے کی غرض سے اس کی جانب بڑھاتے ہوئے بولی تو فراز تیزی سے پیچھے ہٹ کر "سوری سوری" کہتے ہوئے اس کے ہاتھ سے کانٹا لیتے ہوئے مزید گویا ہوا۔

"ارے یار میں تو مذاق کر رہا تھا تم تو دل پر لے گئیں۔"

"ڈونٹ بی سلی فراز ہر وقت کا مذاق اچھا نہیں ہوتا کبھی تو سیریس ہو جایا کرو۔" سونیا کافی ناگواری سے منہ بنا کر بولی ابھی فراز مزید کچھ بولتا کہ اچانک حیا آفندی کی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی تھی۔

"اوہ سر فراز آپ۔" فراز شاہ نے تیزی سے رخ موڑ کر دیکھا تو اس کی پی اے حیا آفندی کسی لڑکے کے ہمراہ اسے نظر آئی۔

"مس حیا آپ یہاں......!" وہ بھی خوش گوار انداز میں بولا جبکہ سونیا خان کے اندر ناگواری اور بے زاری کی تیز لہر ابھری تھی۔

"آپ یقیناً یہاں ڈنر پر آئے ہیں نا...... یہ میرے کزن ہیں کاظم حبیب۔" حیا آفندی نے چہک کر کہا تو فراز کاظم حبیب سے علیک سلیک کرنے لگا۔ حیا آفندی نے ایک آدھ بار سونیا سے بھی مخاطب ہونے کی کوشش کی مگر اس کا انتہائی سرد انداز دیکھ کر خاموش ہوگئی تقریباً دس منٹ وہ موصوف وہیں براجمان رہیں پھر جب ویٹر کھانا لے کر آیا تو دونوں نے اجازت مانگی۔ فراز ان سے فارغ ہونے کے بعد کھانے کی جانب متوجہ ہو چکا تھا مگر سونیا کا موڈ بے تحاشا آف تھا۔

❁......❁......❁

یہ بارش خوب صورت ہے
اک عرصے بعد
میری روح میں
سیراب ہونے کی تمنا جاگ اٹھی ہے

مگر بادل کے رستے میں
بہت سے پیڑ آتے ہیں
میں پل بھر کے لیے شاداب ہوں
اور اپنی باقی عمر
پھر صحرا میں کاٹوں؟
میں اپنی پیاس پر راضی رہوں گی
مرے آنسو مرے دل کی کفالت کے لیے کافی رہیں گے

مری اور اس کے مضافات میں اس پل گھن گرج کے ساتھ موسلا دھار بارش ہو رہی تھی لالہ رخ کو بارش بے حد پسند تھی سردیوں کی خنک اور یخ بستہ بارش بے پناہ دلکش و دلفریب تھی آسمان سے آتی شفاف کرسٹل کی مانند بوندیں ماحول کو جل تھل کر کے اپنی رعنائیوں کو بھرپور انداز میں ظاہر کر رہی تھیں وہ گیسٹ ہاؤس کے لاؤنج میں بنی قدآور کھڑکی کے شیشے سے باہر کا دلنشیں منظر انتہائی انہماک سے دیکھ رہی تھی جب ہی عازم احمد لاکھانی کی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔

"ارے مس لالہ رخ اتنی حسین و رومانوی بارش کا نظارہ آپ اکیلے اکیلے کر رہی ہیں یہ تو بہت زیادتی ہے بھئی اس موسم کے ساتھ بھی اور آپ کے ساتھ بھی۔" لاکھانی صاحب کی آواز نے جیسے اسے ماحول سے یک دم بے زار اور کوفت زدہ سا کر دیا اس نے بے تحاشا اکتا کر گردن ذرا سی ترچھی کر کے لاکھانی صاحب کو دیکھتے ہوئے کافی روڈ لہجے میں استفسار کیا۔

"آپ کی مسز کہاں ہیں۔" لاکھانی صاحب نے لالہ رخ کے لہجے میں چھپی بے پناہ بے زاریت محسوس کر کے مسکرا کر اسے دیکھا جو کاہی گرین اور بیج رنگ کے امتزاج کے سادے سے سوٹ میں بہت دلکش لگ رہی تھی۔

"دراصل کل مال روڈ پر گھومتے ہوئے ان کے پیر میں موچ آ گئی تھی لہٰذا اس وقت وہ آرام کر رہی ہیں۔" بلو جینز پر بلو ٹی شرٹ پہنے وہ یقیناً خود کو ینگ اور اسمارٹ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے تھے ان کے جواب پر لالہ رخ کے چہرے پر ایک تیکھی سی مسکراہٹ ابھری تھی پھر سہولت سے ان کی جانب پوری طرح گھوم کر بولی۔

"میں ان مسز کی بات نہیں کر رہی سر...... میں ان کی بات کر رہی ہوں جن کا آج صبح میرے روم میں فون آیا تھا۔" لاکھانی صاحب جو بڑے مگن سے انداز میں کھڑے تھے لالہ رخ کے جملے پر یک دم الرٹ سے ہو گئے دماغ پر ایک خفیف سا جھٹکا لگا انہوں نے بے اختیار تشویش زدہ انداز میں لالہ رخ کو دیکھا جو اپنے دونوں ہاتھ سینے میں فولڈ کیے انتہائی خود اعتمادی سے ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"کیا...... کیا مطلب ہے آپ کا۔" وہ باوجود کوشش کے اپنی زبان کی لڑکھڑاہٹ کو چھپا نہیں سکے تھے اور ان کی یہ بدحواسی لالہ رخ کو بے پناہ مزہ دے گئی تھی۔

"میں مسز سیما لاکھانی کی بات کر رہی ہوں سر...... وہ تو مجھ سے یہی کہہ رہی تھیں کہ......!" اس نے قصداً اپنا جملہ ادھورا چھوڑا۔

"ک...... کیا کہہ رہی تھی سیما آپ سے...... اور...... اور آپ نے سیما سے کیا کہا......؟" عازم احمد لاکھانی کے سارے جذبے سیما کے نام پر ایک پل میں ٹھنڈے ہو گئے تھے لالہ رخ کو بے اختیار ہنسی آئی مگر وہ جلدی سے اپنی ہنسی پر کنٹرول کر گئی پھر کندھے اچکا کر اپنے لہجے کو انتہائی بے پروا بناتے ہوئے الٹا ان سے سوال کرنے لگی۔

"کیوں سر مجھے ان سے کچھ کہنا چاہیے تھا کیا؟" عازم احمد لاکھانی پہلے لالہ رخ کے سوال پر بری طرح چونکے پھر اپنی گھبراہٹ پر بمشکل قابو پا کر مصنوعی اور پھیکی سی ہنسی ہنس کر گویا ہوئے۔

"انہوں نے آپ سے کچھ کہا میرے متعلق وہ کچھ پوچھ رہی تھیں کیا؟" لالہ رخ ان کی گھبراہٹ و بدحواسی سے دل ہی دل میں محظوظ ہوکر بڑے بھولپن سے بولی۔

"میرے خیال میں آپ کا سیل فون آف تھا اس لیے انہوں نے ڈائریکٹ یہاں کال کی۔" لالہ رخ کی بات پر انہوں نے پُرسوچ نگاہوں سے اسے دیکھا پھر معاً انہیں کچھ یاد آ گیا تو چہرے کے عضلات ناگواری اور غصے سے تن سے گئے۔

"اس ایڈیٹ نے میرا سیل فون بند کردیا تھا تا کہ کوئی ڈسٹربنس نہ ہو۔" لاکھانی صاحب خود سے بڑبڑانے والے انداز میں بولے جو واضح طور پر لالہ رخ نے بھی سنے مگر یونہی بے پرواسی بنی کھڑی رہی پھر وہ تیزی سے اس کی جانب متوجہ ہوکر گویا ہوئے۔

"پھر کیا کہہ رہی تھی سیما آپ سے۔"

"کچھ خاص تو نہیں بس یہ پوچھ رہی تھیں کہ کیا مسٹر لاکھانی اسی گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرے ہوئے ہیں؟" یہ پژمردہ سن کر لاکھانی صاحب کی رہی سہی ہمت جواب دے گئی چہرے پر پیلاہٹ تیزی سے پھیلتی چلی گئی۔

"اف یہ بڑے لوگ اپنی بیویوں سے اتنا کیوں ڈرتے ہیں۔" وہ دل ہی دل میں خود سے بولی پھر استہزائیہ انداز میں خود سے گویا ہوئی۔

"شاید سب کچھ چھن جانے کے خوف سے اونہہ بے غیرتی و بے حیائی کی انتہا ہے کہ اپنی ہی بیوی کی دولت پر وہ باہر عیاشیاں کرکے اسے دھوکہ اور فریب دیتے ہیں لعنت ہے ایسے مردوں پر۔"

"میڈم آپ نے کیا جواب دیا۔" اب موصوف اس کے سامنے منمنا کر بولے تھے لالہ رخ نے بڑی دقتوں سے اپنی ہنسی کو کنٹرول کیا۔

"میں نے کہا جی ہاں وہ یہیں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ اس وقت وہ کس کے ساتھ ہیں تو میں نے کہا کہ اس کا آئیڈیا تو مجھے نہیں ہے پھر انہوں نے کہا کہ آپ میرا سیل نمبر لکھ لیجیے مجھے ان کے بارے میں پلیز انفارم کردیجیے گا کہ ان کی آج کل کیا مصروفیات چل رہی ہیں۔" لالہ رخ ہنوز انتہائی ہموار انداز میں بولتی عازم احمد لاکھانی کا پوری طرح سے خون خشک کر گئی۔

"آ...... اچھا اور کیا بات ہوئی۔"

"بس اتنی ہی بات ہوئی۔"

"اوکے...... تھینک یو مس لالہ رخ۔" یہ کہہ کر مسٹر لاکھانی بجلی کی تیزی سے وہاں سے غائب ہوگئے تو لالہ رخ قہقہہ لگا کر بے اختیار ہنستی چلی گئی، تقریباً دو گھنٹے بعد وہ یہاں سے چیک آؤٹ کر گئے تھے جاتے جاتے وہ یہ بھی کہہ گئے کہ "میڈم آئی ہوپ آپ نے میری گزشتہ باتوں پر مجھے معاف کردیا ہوگا آئی ایم رئیلی ایکسٹریملی سوری۔" جبکہ جواباً لالہ رخ "اٹس اوکے" کہہ کر رہ گئی اور یوں اس کے سر پر دھرا بوجھ سرک گیا۔

❁......❁......❁

موبائل فون پر میسج ٹون بجنے پر اس نے مصروف سے انداز میں اپنے سیل فون کو آن کیا تو سامنے ہی روشن اسکرین پر لکھی سطر پر اس کی نگاہیں بے اختیار پھسلتی چلی گئیں۔

تم میری کون ہو تم سے ہے تعلق کیا
تم کسی دھند میں لپٹی ہوئی تنہائی ہو
میری شہرت ہو مدعا ہو میری رسوائی ہو

بات کرتی ہو کبھی چپ میں بکھر جاتی ہو
کیوں میری روح کے گوشوں پہ تم چھاتی ہو
تم میری کون ہو تم سے ہے تعلق ایسا
گنگناتی ہو تو محسوس یہ ہوتا ہے مجھے
جیسے دریاؤں کے ساحل سے صدا آتی ہو
دور جاتا ہوں تو دامن سے لپٹ جاتی ہو
پاس آتا ہوں تو خوابوں میں اتر جاتی ہو
تم میرے پاس ہو نہ دور ہو میرے دل سے
تم میری کون ہو تم سے ہے تعلق کیسا

وہ انتہائی استعجاب و پریشانی کے عالم میں جلدی جلدی تمام سطریں پڑھتی چلی گئی جبکہ آخری سطر اس کا خون پوری طرح خشک کر گئی اس پل اسے اپنے پورے جسم میں چیونٹیاں سی رینگتیں محسوس ہوئیں۔

"تمہارے جواب کا منتظر شرجیل۔" کینو کی پھانکیں مزے سے منہ میں رکھتے ہوئے زرینہ نے جونہی سر اٹھا کر زرتاشہ کو ہکا بکا بیٹھے دیکھا تو کچھ متعجب سی ہوکر بولی۔

"کیا ہوا تاشو یہ تم موبائل دیکھ کر اسٹیچو کیوں بن گئیں۔" جواب ندارد پا کر زرینہ نے زرتاشہ کو یوں منہ کھولے انتہائی تحیر کے عالم میں ساکت و جامد سا بیٹھا دیکھ کر اپنی جگہ سے اٹھ کر موبائل فون اس کے ہاتھ سے لیا اور پھر جونہی اس نے وہ سب کچھ پڑھا جو تھوڑی دیر پہلے زرتاشہ پڑھ چکی تھی اس کی کیفیت بھی لگ بھگ زرتاشہ جیسی ہی ہوئی مگر کچھ ہی دیر میں اس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور قدرے پریشان ہوکر زرتاشہ کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔

"یہ...... یہ سر شرجیل کو کیا ہوگیا کہیں یہ پاگل واگل تو نہیں ہوگئے حد ہوتی ہے بے ہودگی اور گھٹیا پن کی۔" زرینہ کے اندر اشتعال کی ایک تیز لہر ابھری اسی اثنا میں زرتاشہ کا سکتہ بھی ٹوٹا تھا اس نے بے تحاشا گھبرا کر زرینہ کی طرف رخ موڑ کر دیکھا۔

"اب کیا ہوگا زری...... یہ...... یہ سر شرجیل تو بڑے کمینے اور چھچھورے نکلے مجھے تو ان سے ڈر لگ رہا ہے۔" وہ تقریباً رو دینے کو تھی جب ہی زرینہ اس کا پیلا پڑتا چہرہ دیکھ کر قدرے چڑ کر گویا ہوئی۔

"اب اس میں اتنا خوف زدہ ہونے والی بات بھی نہیں ہے کہ تم یہیں بیٹھے بیٹھے ہی دہشت سے مر جاؤ۔"

"مجھے واقعی ڈر لگ رہا ہے زری میں تمہاری طرح بہادر نہیں ہوں اب کیا ہوگا وہ تو میرے پیچھے ہی پڑ جائیں گے۔"

"ہاں میں تو جیسے بہادر خان بہادر کے خاندان میں سے ہوں نا پریشان تو میں بھی ہوں مگر اس طرح ہاتھ پیر چھوڑ دینا کہاں کی عقل مندی ہے۔" زرینہ خود بھی اندر سے تھوڑا بہت گھبرا گئی تھی مگر زرتاشہ کو حوصلہ دینے کی غرض سے یوں پوز کر رہی تھی جیسے وہ خوف زدہ نہیں ہے۔

"زری اس وقت تو میری بالکل بھی سمجھ کام نہیں کر رہی تو ہی سوچ اب ہمیں کیا کرنا ہے۔" وہ انتہائی بے بسی اور پریشانی سے بولی تو زرینہ نے اسے انتہائی کٹیلی نگاہوں سے دیکھ کر طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ایسا کرتے ہیں جو لیکچر سمجھ میں نہیں آئے گا تو ہم سیدھے سیدھے اونٹ کی طرح منہ اٹھائے ان کے روم میں چلے جائیں گے کیونکہ وہ تو بہت شریف النفس انسان ہیں وہ تو عروبہ سے یوں فلرٹ کر رہے ہیں کیونکہ عروبہ کی خود کی حرکتیں ایسی ہیں نا۔ ہم سے تھوڑی فری ہوں گے منہہ......؟" زرینہ کی بات پر زرتاشہ باقاعدہ رونے لگی۔

"مجھے کیا معلوم تھا کہ وہ ہمارے ساتھ بھی ایسا کریں گے۔" زرمینہ اسے روتا دیکھ کر فوراً اس کے قریب آئی اور کندھے پر تسلی دینے والے انداز میں ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔

"اچھا اب بزدلوں کی طرح رونا بند کرو...... ہم یہاں کو ایجوکیشن میں پڑھ رہے ہیں یار اس طرح کی سچویشنز بھی سامنے آجاتی ہیں تم فکر مت کرو شرجیل کوئی بھوت بھی نہیں ہیں جو تمہیں کھا جائیں گے۔" زرمینہ کی باتوں پر زرتاشہ کے دل کو کچھ ڈھارس ہوئی تو اس نے اپنی ہتھیلیوں سے اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے اثبات میں سر ہلایا۔

❁......❁......❁

وہ ابھی بھی نیند کی مدہوش کن وادیوں میں بڑے پُرسکون انداز میں سیر کر رہی تھی جب ہی کہیں سے آتی دودھیا چمکیلی روشنی نے اس کی نیند میں خلل ڈالا اور وہ تھوڑا سا کسمسائی ابھی وہ ان وادیوں میں دوبارہ اترنے کا قصد ہی کر رہی تھی کہ روشنی کی تیزی میں یک دم اضافہ ہوا تھا اس نے کافی بیزاری سے اپنی آنکھوں کو کھولا تو پورا کمرا سفید روشنی کے ہالے میں نہایا ہوا محسوس ہوا چند ثانیے وہ خالی الذہن اپنے اطراف کے ماحول کو محسوس کرتی رہی پھر مندی مندی نظروں سے قد آدم کھڑکی سے آتی روشنی کو دیکھا وہ بے اختیار ایک گہرا سانس بھر کر رہ گئی۔

"گڈ مارننگ مسز خاور حیات...... اب کیسا فیل کر رہی ہو۔" خاور حیات کی آواز ابھری تو حورین جیسے پوری طرح حال کی دنیا میں لوٹی اس نے بے ساختہ گردن موڑ کر دیکھا خاور کو فریش انداز میں مسکراتا پا کر وہ بھی دھیرے سے مسکرا دی۔

"ہوں لگتا ہے کہ تمہارا بستر چھوڑنے کا موڈ نہیں ہے۔" خاور کی بات پر حورین نے مسکرا کر اسے دیکھا پھر کہنیوں کی مدد سے بیڈ کراؤن پر سر ٹکاتے ہوئے کمزور آواز میں بولی۔

"آپ کب آئے خاور؟" اسے بیٹھتا دیکھ کر خاور اس کے پاس بستر پر بیٹھتے ہوئے شکوہ کناں لہجے میں گویا ہوا۔

"تم نے اپنا خیال نہیں رکھا نا میں تم سے بہت خفا ہوں۔" حورین دھیرے سے ہنس دی پھر معذرت خواہانہ لہجے میں بولی۔

"میں نے اپنا خیال رکھا تھا خاور مگر موسم شاید مجھے رعایت دینے کو راضی نہیں تھا آپ کو میری وجہ سے کافی ٹینشن اٹھانا پڑی نا۔" اس سے پہلے کہ خاور مزید کچھ اور بولتا ہلکا سا دروازہ ناک کر کے باسل اندر داخل ہوا اور اس کے پیچھے پیچھے ملازم ناشتے کے لوازمات سے بھری ٹرالی کھسکاتے ہوئے اندر آیا۔

"گڈ مارننگ مام اینڈ ڈیڈ ناشتہ بالکل ریڈی ہے بس آپ دونوں فوراً شروع ہو جائیں مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔" حورین اور خاور دونوں نے اسے مسکراتی نگاہوں سے دیکھا۔

"آج ناشتہ تم نے تیار کرایا ہے۔" خاور کے استفسار پر باسل اپنا دایاں ہاتھ سینے پر رکھ کر سر تسلیم خم کرتے ہوئے بولا۔

"یس باس آج کا سارا مینو بھی میرا بنایا ہوا ہے۔" حورین کمزوری کے باوجود اس وقت خود کو کافی فریش محسوس کر رہی تھی مسکرا کر خاور سے بولی۔

"آج کا ناشتہ تو پھر بہت خاص ہے۔"

❁......❁......❁

ابرام پچھلے دو ہفتوں سے ماریہ سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر ماریہ اسے کوئی موقع نہیں دے رہی تھی آج کل اس کا رویہ سب کے ساتھ بہت بدلا بدلا سا ہو گیا تھا جیسکا کو بھی اس سے کافی شکایتیں ہو گئی تھیں وہ کالج میں بھی ہمہ وقت یا تو بالکل خاموش رہتی یا پھر کسی گہری سوچ میں ڈوبی رہتی ولیم اکثر و بیشتر اس کے اردگرد چکر لگاتا مگر وہ اسے بھی بالکل نظر انداز کیے نجانے کن خیالوں میں گم رہتی تھی جیکولین نے بھی اس کا کھویا کھویا انداز بخوبی دیکھا تھا مگر اس نے ماریہ کے

رویے اور کیفیت کو درخور اعتنا نہیں سمجھا تھا اسے اس کے حال پر چھوڑ رکھا تھا البتہ ابرام کافی پریشان و متفکر تھا وہ چاہتا تھا کہ ماریہ پہلے جیسی ہو جائے ہنستی مسکراتی پرسکون ٹھنڈی جھیل کی مانند جو سبک روی سے بس بہتی چلی جاتی ہے وہ یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ ماریہ کے اندر اب سمندر آن بسا ہے۔ شوریدہ سمندر جو کسی بھی چیز کی پروا کیے بغیر اپنے راستے میں آنے والی ہر رکاوٹ کو تہس نہس کر کے صرف اپنی منزل کی طرف توجہ رکھتا ہے جسے کسی بھی چیز کی فکر نہیں ہوتی اس کی راہ میں چاہے مٹی کا گھروندا آجائے یا پھر چٹان وہ ہر چیز سے ٹکرا کر صرف اور صرف اپنی ہی من مانی کرتا ہے۔

"ابرام یہ ماریہ کو کیا ہو گیا ہے؟ اس کا رویہ بہت بدلتا جا رہا ہے۔ کلاس میں بھی کسی سے بات نہیں کرتی نہ ہی اس کا دھیان لیکچر میں ہوتا ہے اور نہ ہی وہ ہماری باتوں میں کوئی انٹرسٹ لیتی ہے ایسا لگتا ہے کہ وہ صرف اپنی ذات کے کنوئیں میں غوطے لگا رہی ہے باہر کی دنیا سے جیسے کوئی تعلق کوئی واسطہ ہی نہیں۔" جیسکا ابرام کو شستہ انگریزی میں ماریہ کی کیفیت بتاتے ہوئے بولی۔ ماریہ اس کی بہت اچھی دوست تھی وہ بھی حقیقت میں ماریہ کی اس حالت کو لے کر بہت پریشان ہو رہی تھی جیسکا کی بات سن کر ابرام ایک گہری سانس بھر کر رہ گیا وہ خود بھی ماریہ کے حوالے سے از حد پریشان تھا اور اس کی وجہ سے وہ اپنے کام میں بھی اچھی طرح فوکس نہیں کر پا رہا تھا۔

"جیسکا میں خود بہت فکر مند ہوں ماریہ دن بدن بہت چڑچڑی ہوتی جا رہی ہے ایسا لگ رہا ہے کہ ہماری ماریہ نہیں بلکہ کوئی اور ہے۔"

"ابرام مجھے بھی ایسا لگتا ہے کہ ہماری ماریہ کہیں اور چلی گئی ہے۔" جیسکا ابرام کی بات کی پُرزور تائید کرتے ہوئے بولی تو ابرام نے اسے چونک کر دیکھا۔

"تو نو ایسا میں ہرگز نہیں ہونے دوں گا جیسکا ماریہ کہیں نہیں جائے گی وہ میری بہن اور میری ہارٹ بیٹ ہے اسے مجھ سے کوئی نہیں چھین سکتا انڈر اسٹینڈ۔" ابرام اچانک مشتعل سا ہوا تھا جیسکا نے کافی حیران کن نگاہوں سے اسے دیکھا پھر اس کا ہاتھ نرمی سے اپنے ہاتھ میں لے کر اسے دھیرے سے دباتے ہوئے بولی۔

"ریلیکس ابرام مجھے پتا ہے کہ تم ماریہ سے کتنا پیار کرتے ہو وہ ٹھیک ہو جائے گی آئی مین وہ پہلے والی ماریہ بن جائے گی مگر سب سے پہلے ہمیں اس کے دل کی بات جاننا ہوگی آخر ایسی کون سی ٹینشن کون سا ایسا بوجھ اس کے دل و دماغ میں ہے جس نے اسے اس طرح گم صم کر دیا ہے۔" تفریحی پارک کی نرم و دبیز گھاس پر چہل قدمی کرتے ہوئے جیسکا ابرام کے ہمراہ چلتے ہوئے سنجیدگی سے بولی تو ابرام نے خود سے بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا۔ "دل کی بات"

"آف کورس ابرام دل کی بات...... یقیناً ماریہ کے دل میں کوئی بہت خاص بات ضرور ہے۔" وہ اس کے ہمراہ چلتے ہوئے یقین آمیز لہجے میں بولی تو بے اختیار ابرام ٹھٹک کر رکا جیسکا نے اسے یوں اچانک رکتے دیکھ کر قدرے متعجب ہو کر استفسار کیا۔

"کیا ہوا ابرام؟"

"کچھ نہیں آؤ گھر چلتے ہیں۔" ابرام انتہائی سنجیدگی سے کہہ کر واپس جانے کے خیال سے موڑ گیا جبکہ جیسکا کندھے اچکا کر اس کے پیچھے ہولی۔

❁......❁......❁

"ہاہاہاہا......" مہرینہ پیٹ پر ہاتھ رکھے منہ پھاڑ کر زور و شور سے ہنسے جا رہی تھی۔ جبکہ لالہ رخ اب اس کی ہنسی کے طویل دورانیے سے اکتا گئی تھی۔

"اُف مہرو اب بس بھی کرو پاگلوں کی طرح بس ہنستی ہی جا رہی ہو۔ تمہاری اس بے ہنگم ہنسی سے اب کہیں پہاڑ بھی

نہ ملنے لگیں۔" دونوں سہیلیاں بنو کے ہمراہ پگڈنڈی کے ایک جانب بنے چھوٹے سے مگر خوب صورت باغیچے میں بیٹھی تھیں یہاں دونوں کی پسندیدہ جگہ تھی۔ وہ دونوں بچپن ہی سے یہاں آ کر بیٹھتیں کھیلتی کودتی باتیں کرتی تھیں۔

"باجی ان صاحب کے ساتھ آپ نے بہت اچھا کیا جی۔" بنو خوش ہو کر چہکتے ہوئے بولا۔

"ارے بنو وہ لاکھانی تو ساری زندگی یاد کرے گا کہ کیسی لڑکی سے پالا پڑا تھا۔" مہرو اپنی ہنسی پر بمشکل بریک لگا کر مزے سے بولی تو لالہ رخ کے چہرے پر بھی مسکراہٹ در آئی۔

"سچ مہرو ان موصوف نے مجھے اچھا خاصا پریشان کر دیا تھا وہ تو شکر ہے کہ قدرت نے میری مدد کی اور ان کی مسز کا فون میرے پاس آ گیا۔"

"ہاں لالہ یہ بات تو ہے سانپ بھی مر گیا اور تیری لاٹھی بھی نہیں ٹوٹی۔" لالہ رخ کی بات پر مہرو خوشی سے بولی پھر معاً کچھ یاد آنے پر یک دم استفسار کرنے لگی۔

"ارے لالہ یہ اپنی تاشو تو کراچی جا کر مجھے بھول ہی گئی کتنے دن ہو گئے اس کا کوئی فون بھی نہیں آیا ایک بار میں نے کیا تھا تو اس نے کہا تھا کہ ابھی کلاس لینے جا رہی ہوں بعد میں وہ مجھے فون کرے گی مگر پھر اس نے فون بھی نہیں کیا۔" مہرو کی بات پر لالہ رخ بھی قدرے سوچ میں پڑ گئی پچھلے تین دنوں سے اس کی بھی زرتاشہ سے ڈھنگ سے بات نہیں ہو سکی تھی اور اتفاق سے اس کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا جیسے مہرو کے ساتھ ہوا تھا اس نے جب فون کیا تھا تو اس نے کہا تھا کہ وہ کلاس میں ہے بعد میں فون کرے گی پھر لالہ رخ بھی گیسٹ ہاؤس کے کاموں میں پچھلے دو دن سے بری طرح گھن چکر بنی ہوئی تھی بعد میں زرتاشہ کو فون ہی نہیں کر سکی تھی۔

"مہرو میری تو تاشو سے تین دن سے بات ہی نہیں ہوئی۔ میں ابھی اسے فون کرتی ہوں۔" یک دم ڈھیر ساری بے چینی و بے سکونی اس کے اندر آ سمائی تھی۔ اس نے فوراً اپنا موبائل فون نکالا اور تیزی سے زرتاشہ کا نمبر ملانے لگی جبکہ مہرو خاموشی سے اسے دیکھے گئی تھوڑی ہی دیر میں لالہ رخ بری طرح جھنجلا اٹھی۔

"اف یہ تاشو کا نمبر سوئچ آف کیوں جا رہا ہے۔" پھر اس نے دو تین بار ملایا مگر ہر بار اس کا فون بند ہونے کی ریکارڈنگ اس کی سماعت سے ٹکرائی۔

"یہ تاشو بھی نا...... اتنی بے پروا اور غیر ذمہ دار کیسے ہو سکتی ہے بھلا موبائل بند کرنے کی کیا تک بنتی ہے میں نے اسے کتنی بار تاکید کی تھی کہ ہر حالت میں اپنا موبائل آن رکھنا۔" لالہ رخ ازحد پریشانی سے بولی۔

"ریلیکس لالہ تم اتنا گھبرا کیوں رہی ہو شاید موبائل کی بیٹری ڈاؤن ہو گئی...... اچھا تمہارے پاس اس کی دوست کا نمبر نہیں ہے کیا؟" مہرو اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر سہولت سے بولی تو یک دم لالہ رخ کے ذہن میں جھماکا ہوا۔

"اوہ میں تو بالکل ہی بھول گئی زرینہ کا نمبر تو میرے پاس ہے۔" وہ بے اختیار اپنے ماتھے پر ہاتھ مار کر بولی اور کانٹیکٹ لسٹ میں سے زرینہ کا نمبر تلاش کرنے لگی۔

"ہوں اسی لیے کہتے ہیں کہ مصیبت میں گھبرانا کمال درجے کی مصیبت ہے۔" مہرو ہلکے پھلکے لہجے میں بولی تو لالہ رخ اسے دیکھتے ہوئے زرینہ کا نمبر ملانے لگی اور پھر بڑی بے چینی سے موبائل فون کان پر لگائے فون پک کرنے کا انتظار کرنے لگی دوسری جانب بیل ہنوز جا رہی تھی۔

❁......❁......❁

"باسل پلیز مجھے غلط مت سمجھنا میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرنا میں بہت مجبور ہوں۔" کیمپس کے گراؤنڈ کے نسبتاً تنہا گوشے میں نیلم باسل کے مقابل میں بیٹھی اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں پھنساتے ہوئے اپنی پلکوں کو

تیزی سے اٹھاتے گراتے ہوئے بولی تو باسل نے اسے بغور مگر بے پناہ معنی خیز نگاہوں سے دیکھا۔

"میرا اس طرح تم سے ملنا اب بہت مشکل ہے میرے پیرنٹس کراچی آ گئے ہیں اگر انہیں اس بابت ذرا بھی بھنک پڑ گئی تو وہ مجھے جان سے مار دیں گے۔" اس بار وہ اپنی آنکھوں میں آنسو بھر چکی تھی انتہائی رقت آمیز آواز میں بولی تو باسل نے خود کو کمپوز کیا اور بڑی دل گرفتگی سے بولا۔

"تو پھر اب کیا ہوگا نیلم میں تم سے ملے بغیر کیسے رہوں گا اور پورے دس دن تم کیمپس بھی نہیں آؤ گی اوہ نیلم مجھ پر اتنا بڑا ظلم تو مت کرو۔"

"پتا نہیں باسل اب کیا ہوگا میری تو خود سمجھ میں نہیں آ رہا۔" وہ ہنوز لہجے میں بولی حسب معمول اپنے مشرقی انداز میں خود کو سمیٹے وہ اس کے سامنے بیٹھی تھی آج اس نے ڈارک براؤن قمیص میں سفید شلوار کے ساتھ سفید ہی بڑا سا دوپٹہ لے رکھا تھا البتہ اس وقت بھی وہ اپنے سر پر دوپٹا لینا نہیں بھولی تھی باسل نے بغور اس کے حلیے کو دیکھا تھا پھر اسی دم رطابہ نے اسے دور سے آواز لگائی تو نیلم نے رخ موڑ کر اسے دیکھا اور بادل نخواستہ اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے باسل سے بولی۔

"تم پلیز سوچنا ضرور میں رات کو تمہارے فون کا انتظار کروں گی۔" جواباً باسل نے محض اثبات میں سر ہلایا تو وہ مڑ کر وہاں سے چلی گئی جبکہ باسل انتہائی زہر خند نظروں سے اس کو جاتا ہوا دیکھتے ہوئے اٹھا اور پھر انتہائی نخوت بھرے لہجے میں خود سے بولا۔

"اونہہ یہ ہے مشرقی روپ کا چلتا پھرتا نمونہ۔" اس وقت باسل خاور حیات کے ہر انداز میں نیلم کے لیے بے پناہ حقارت اور نفرت تھی۔

"ارے باسل بس کر یار وہ چلی گئی ہے تُو تو اس کے جانے کے بعد بت ہی بن گیا۔" اس کے دوست وہاں آ دھمکے تھے باسل کو ایک ہی پوزیشن میں کھڑا دیکھ کر عدیل نے ہنستے ہوئے اس پر چوٹ کی۔

"میرے بھائی ہوش میں آ جا۔" احمر نے بھی ٹکڑا لگایا تو باسل سر جھٹک ان کی جانب متوجہ ہوا پھر انتہائی رعونت بھرے لہجے میں بولا۔

"ہوش تو بہت جلد نیلم میڈم کے اڑنے والے ہیں اسے اس بات کا بالکل بھی اندازہ نہیں ہے کہ اس نے باسل حیات کو بے وقوف بنانے کا پلان بنا کر کتنی بڑی غلطی کی ہے۔" باسل کے منہ سے یہ سب سن کر اس کے دوست یک دم چونکے تھے احمر اور عدیل نے اسے استفہامیہ نگاہوں سے دیکھا۔

"بے وقوف بنانے کا پلان......!"

"کیا مطلب باسل...... کیا یہ نیلم تمہیں بے وقوف بنا رہی ہے۔" عدیل کچھ کچھ سمجھتے ہوئے پُرسوچ لہجے میں بولا تو باسل نے ایک گہری سانس فضا میں خارج کرتے ہوئے کہا۔

"آؤ کیفے کی طرف چلتے ہیں پھر میں تم لوگوں کو سب کچھ بتاتا ہوں۔" پھر وہ سب کیفے کی جانب چل دیے۔

❁......❁......❁

"ہیلو کیا تم زرینہ بات کر رہی ہو؟" دوسری جانب سے زرینہ کی آواز ابھری تو لالہ رخ تصدیقی لہجے میں تیزی سے بولی۔

"جی میں زرینہ بات کر رہی ہوں آپ کون؟" وہ لالہ رخ کی آواز کو پہچان نہیں سکی تھی تب ہی فوراً استفسار کر بیٹھی تھی۔

"زرینہ میں زرتاشہ کی بڑی بہن لالہ رخ بات کر رہی ہوں۔"

"اوہ لالہ آپی آپ۔" لالہ رخ کے تعارف کرانے پر زرینہ کچھ سٹپٹا کر زرتاشہ کو دیکھتے ہوئے بولی جو اس کے بالکل

سامنے بستر پر لیٹی تھی۔

"زرینہ میں نے کافی دفعہ زرتاشہ کے نمبر پر ٹرائی کیا مگر وہ مسلسل بند جا رہا ہے ذرا میری اس سے بات تو کراؤ۔" اس بار لالہ رخ کے لہجے میں زرتاشہ کے لیے واضح جھنجلاہٹ تھی لالہ رخ کا پژمردہ سن کر زرینہ بری طرح گھبرا گئی اس نے زرتاشہ کو دیکھتے ہوئے لالہ رخ کا جملہ دہرایا۔

"زرتاشہ سے بات کرا دوں۔" یہ جملے جب بخار میں جلتی زرتاشہ کے کانوں میں پڑے تو اس نے انتہائی ہڑبڑا کر اسے ہاتھ کے اشارے سے منع کیا زرینہ کافی پریشان ہوگئی اس صورت حال میں اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہے۔

"وہ آپی دراصل......" قدرے رک رک کر وہ اتنا ہی بولی کہ زرتاشہ نے اسے ہاتھ کے اشارے سے باتھ روم کی جانب توجہ دلائی۔

"وہ آپی زرتاشہ اس وقت باتھ روم میں ہے ابھی تھوڑی ہی دیر پہلے نہانے گئی ہے۔" زرینہ اب اپنی گھبراہٹ پر کافی حد تک قابو پا چکی تھی سو سہولت سے بولی جبکہ دوسری جانب لالہ رخ کو قدرے اطمینان محسوس ہوا۔

"اچھا...... مگر زرینہ یہ زرتاشہ کا فون کیوں بند جا رہا ہے میں نے اس لڑکی سے کتنی تاکید کی تھی کہ وہ کسی بھی صورت میں اپنا فون بند نہ کرے۔"

"وہ دراصل اس کے موبائل کی بیٹری بالکل ختم ہوگئی تھی تو موبائل خود بخود بند ہوگیا۔"

"اچھا تم اس کا موبائل فون فوراً چارجنگ پر لگا دو میں آدھے گھنٹے بعد اسے فون کرتی ہوں۔"

"او کے آپی۔

او کے اللہ حافظ۔"

"اللہ حافظ۔" زرینہ نے دھیرے سے کہہ کر سیل فون بند کیا تو زرتاشہ بڑی بے صبری سے بولی۔

"کیا کہہ رہی تھی لالہ۔" زرینہ نجانے کیوں اس پل چڑ سی گئی۔

"حد ہوتی ہے تاشو حماقت اور بزدلی کی اس طرح اپنا موبائل آف کر کے کیا مسئلہ حل ہو جائے گا لالہ آپی بہت پریشان ہو رہی تھیں تمہارے اس طرح فون بند ہونے پر ان کی آواز سے صاف لگ رہا تھا کہ وہ تمہارے لیے بہت فکر مند ہو رہی تھیں کہہ رہی تھیں کہ اس کا موبائل فون فوراً چارجنگ پر لگا دو وہ آدھے گھنٹے میں تم سے بات کریں گی۔" سر شرجیل کے میسجز سے خائف ہو کر زرتاشہ نے اپنا موبائل فون ہی بند کر دیا تھا جبکہ ذہنی دباؤ اور پریشانی کی بدولت وہ بخار میں مبتلا ہوگئی تھی۔

"ہائے اللہ زری میں اب کیا کروں...... لالہ تو میری آواز سنتے ہی فوراً پہچان جائے گی کہ میری طبیعت خراب ہے وہ مجھ سے ڈھیر سارے سوالات پوچھے گی اور تو اور فوراً یہاں آنے کے لیے کمر کس لے گی۔"

"جب تم سے یہ معاملہ نہیں سنبھل رہا تو پھر لالہ کو بتا دو وہ سر شرجیل کو اچھی طرح دیکھ لیں گی۔"

"نہیں...... نہیں زری کہیں ایسا نہ ہو کہ لالہ مجھے یہاں پڑھنے نہ دے وہ اگر امی کو بتا دے گی تو پھر میری پڑھائی چھوٹ جائے گی۔" زرتاشہ تقریباً رو دینے کو تھی۔

"تو پھر تم ہی ہمت پکڑو سر شرجیل سے ڈرنا چھوڑ دو یقین مانو وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے جب تک تم خود نہ چاہو۔" زرینہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولی تو زرتاشہ نے پریشان ہو کر سر اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔

"تو پھر مجھے کیا کرنا چاہیے زری؟" وہ بے بسی سے گویا ہوئی تو زرینہ تیزی سے بولی۔

"تمہیں کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے بس تم سر شرجیل کو مکمل طور پر اگنور کرو اور ہاں اپنی سم میرے سیل فون میں ڈال دو میں سر شرجیل کا نمبر بلیک لسٹ میں ڈال دوں گی اس طرح ان کا میسج اور کال تم تک نہیں پہنچ سکے گی تمہارا سیل فون

سمپل ہے اس لیے اس میں بیا آپشن نہیں ہے۔" زرمینہ کی بات پر اس نے تشکر آمیز نظروں سے دیکھا۔
"تھینکس یار تم پلیز یہ نیک کام ضرور کردو۔"
"یہ نیک کام تو میں پہلے ہی کر دیتی مگر تم بستر پکڑ کر جو لیٹ گئیں۔" زرمینہ ہلکے پھلکے لہجے میں بولی جبکہ اندر ہی اندر وہ سوچ رہی تھی کہ اگر سر شرجیل نے دوسرے نمبر سے ٹرائی کیا تو پھر کیا ہوگا پھر خود سے یہ کہہ کر کہ دیکھا جائے گا۔ اپنا سر جھٹک کر زرتاشہ کی طرف متوجہ ہوگئی۔

❁......❁......❁

"آئی کل ہر...... (میں اسے مار ڈالوں گی) مجھے اس حیا آفندی پر اتنا غصہ آ رہا تھا کہ دل چاہ رہا تھا کہ اس کا سر پھاڑ دوں اونہہ نجانے خود کو سمجھتی کیا ہے اوور اسمارٹ۔" سونیا انتہائی مشتعل سی ہوکر سارا بیگم سے بولی تو سارا بیگم کسی سوچ میں ڈوب کر گویا ہوئیں۔
"یہ حیا آفندی کافی خوب صورت ہے کیا۔" سارا بیگم کی بات پر سونیا نے قدرے چونک کر انہیں دیکھا پھر انتہائی برا سا منہ بناتے ہوئے کافی بےزاری سے بولی۔
"اتنی خوب صورت ہے نہیں می خود کو سمجھتی ہے۔ اپنے آپ کو بنانے سنوارنے میں وہ کافی محنت کرتی ہے۔"
"کہیں وہ فراز کو امپریس کرنے کی کوشش تو نہیں کررہی...... بیٹا ایسی مڈل کلاس جاب کرنے والی لڑکیوں کا کوئی بھروسہ نہیں ہوتا اپنے امیر کبیر باس کو اپنی اداؤں اور حسن کے جال میں پھنسا کر ان سے شادی کرنے کا خواب لے کر ہی وہ گھر سے نکلتی ہیں۔" سارا بیگم کے توجہ دلانے پر سونیا تصور ہی تصور میں فراز اور حیا آفندی کے وہ لمحات ذہن میں دہرانے لگی جس میں اس نے ان دونوں کو ساتھ ساتھ دیکھا تھا۔
"ہوسکتا ہے می آپ کا خدشہ درست ہو وہ حیا آفندی کچھ ایسا ہی گھٹیا پلان لے کر فراز کو متوجہ کرنے کی کوشش کررہی ہو۔ فراز کے سامنے تو کچھ زیادہ ہی چہکتی ہے وہ۔" سونیا قدرے ٹھہر ٹھہر کر بولی پھر سر جھٹک کر ناگوار لہجے میں گویا ہوئی۔
"می یہ فراز بھی نا...... میں تنگ آ گئی ہوں فراز کی خوش اخلاقی اور خوش مزاجیوں سے وہ اس کی جسٹ سیکرٹری ہے ایک معمولی سی لڑکی ہے اور فراز اسے بھی اتنا سر اہتا ہے آئی ریئلی ڈونٹ لائیک اٹ۔"
"تو تم فراز کو سمجھاتی کیوں نہیں ہو بیٹا ایسے چھوٹے لوگوں کو منہ نہیں لگانا چاہیے ورنہ بعد میں وہ جان کو آ جاتے ہیں۔"
"ہوں مگر وہ میری سنتا ہی کب ہے می...... کل رات کا سارا ڈنر اس حیا آفندی نے آ کر ضائع کر دیا ایک تو اتنی مشکل سے فراز سے بات کرنے کا موقع ملا تھا۔" می کی بات پر سونیا ہنوز لہجے میں بولی پھر مزید وہ دونوں اس ٹاپک پر گفتگو کرتیں کہ ملازم نے دروازہ ناک کرکے اندر آ کر مہمانوں کے آنے کا مژدہ سنایا تو سارا بیگم وہاں سے اٹھ کر باہر چلی گئیں جبکہ سونیا اپنے کمرے کی کھڑکی کے پاس آ کر گہری سوچ میں ڈوب گئی۔

❁......❁......❁

ابرام انتہائی بے یقین اور متعجب نگاہوں سے اسے یک ٹک دیکھے جارہا تھا پھر آہستہ آہستہ اس کی آنکھوں میں بے یقینی اور استعجاب کی جگہ تاسف اور دکھ نے لے لی تھی وہ بے پناہ تحیر کے عالم میں گھرا تھا ماریہ جیسی سیدھی سادھی نرم خو لڑکی سے اسے اس طرح کی برتاؤ کی قطعی امید نہیں تھی اپنے آپ میں مگن سیٹنگ روم کے آرام دہ کاؤچ میں دھنسی وہ اتنے اطمینان اور مزے سے ناول پڑھ رہی تھی جیسے اسے یہاں ابرام کی موجودگی سے کوئی فرق ہی نہیں پڑ رہا ہو ابرام کو اس پل گہرا صدمہ پہنچا تھا۔ وہ اندر ہی اندر بے پناہ دکھی ہوگیا تھا۔
"ماریہ میں یہاں تمہارے سامنے بیٹھا تم سے بات کرنے کی کوشش کررہا ہوں اور تم ہو کہ اس ناول میں منہ دیئے بیٹھی

ہو، کیا تمہیں میرے ہونے یا نہ ہونے سے اب کوئی فرق نہیں پڑتا ہنی۔" آخری جملہ وہ انتہائی افسردگی سے بولا تو ناچار ماریہ نے کتاب سے نظریں ہٹا کر اس کی جانب دیکھا۔
"مجھے اب کسی بھی بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا برو۔" ماریہ انتہائی سپاٹ لہجے میں بولی تو ابرام اسے شکوہ کناں نگاہوں سے دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔
"تم کتنی بدل گئی ہو ہنی...... کیا واقعی تمہیں کسی بھی بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا آخر یہ سب تم کیوں کررہی ہو؟"
"میں کیا کررہی ہوں؟"
"تم یہ سب بہت غلط کررہی ہو ہنی۔"
"مجھے کسی کی پروا نہیں۔"
"تمہیں پروا کرنی پڑے گی۔"
"آپ میرے ساتھ زبردستی نہیں کرسکتے۔"
"میں سب کچھ کرسکتا ہوں تمہارے ساتھ۔" ابرام کے لہجے میں بھی سختی و غصے کی آمیزش آن سمائی تھی۔
"اوہنہ تو کرلیجیے نا جو دل چاہے کیجیے میں آپ کو بالکل نہیں روکوں گی اور نہ ہی آپ سے شکایت کروں گی۔" ماریہ چیخ کر بولی جبکہ حیرت و تحیر کے سمندر میں ڈوبتے ہوئے ابرام نے واضح طور پر ماریہ کی آنکھوں میں نمی اترتی دیکھی تھی مگر ماریہ نے تیزی سے آنکھیں بھینچ کر انہیں اپنے اندر اتار لیا تھا پھر ایک گہری سانس لے کر وہ دوبارہ ناول کھول کر اسے پڑھنے میں مگن ہوگئی تھی کافی دیر تک ابرام انتہائی خاموش نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا پھر گہری سنجیدگی سے بولا۔
"تم بہت غلط کررہی ہو ماریہ اس کا انجام بہت سنگین ہوگا جس کا تمہیں شاید اندازہ بھی نہیں ہے۔"
"میں نے نفع و نقصان کے بارے میں سوچنا چھوڑ دیا ہے برو۔ جو ہوگا سو ہوگا ہم اپنی تقدیر کے سامنے بالکل بےبس ہیں۔"
"اونہہ اس غلط فہمی میں مت رہنا کہ یہ سب تمہاری تقدیر میں لکھا ہے بلکہ اپنی حماقت نادانی اور بچپنے کے سبب تم یہ بےوقوفی کرنے پر مصر ہو۔" ابرام ہنوز لہجے میں بولا تو ماریہ نے پل کے پل کتاب سے نگاہ اٹھا کر دیکھا اور سنجیدگی سے گویا ہوئی۔
"یہ میری تقدیر میں ہی لکھا ہے برو جب ہی تو میرے قدم وہیں ٹھہر گئے اور میں کوششوں کے باوجود بھی اپنے قدموں کو پلٹا نہیں سکی کیونکہ یہ سب میری تقدیر میں پہلے سے لکھا ہوا تھا۔"
"واٹ ربش۔" ابرام انتہائی تملا کر وہاں سے اٹھا اور تیزی سے نکلتا چلا گیا ماریہ نے کچھ دیر اسے جاتے دیکھا پھر سر جھٹک کر وہ دوبارہ ناول کی جانب متوجہ ہوگئی۔

❁......❁......❁

لالہ رخ جاب سے واپس آئی تو امی کو کافی پریشان و متفکر سا دالان کی جانب ایستادہ پایا لالہ رخ انہیں اس طرح بیٹھے دیکھ کر چونکی تھی وہ تیزی سے ان کی جانب آئی اور سلام کرکے استفسار کرتے ہوئے بولی۔
"کیا بات ہے امی آپ کچھ پریشان لگ رہی ہیں؟"
"لالہ بیٹا آج مجھے تمہارے ابا کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی دوپہر کا کھانا بھی میری زبردستی کرنے پر محض دو تین نوالے ہی کھانے پھر میں نے انہیں دوا دے دی تو وہ تمام دن سوتے رہے ابھی تھوڑی دیر پہلے اٹھے اور صرف آدھا گھنٹے بعد وہ دوبارہ گہری نیند سو گئے۔" امی پریشان ہوکر لالہ رخ کو تفصیل بتاتے ہوئے بولیں تو یہ سب سن کر وہ بھی متفکر ہوگئی۔

"اچھا مگر ابا اتنا زیادہ سوتے تو نہیں ہیں۔"

"ہاں بیٹا یہی بات تو مجھے بھی پریشان کررہی ہے آج مجھے وہ کافی چپ چپ بھی لگ رہے تھے۔"

"اچھا......" لالہ رخ فقط اتنا ہی بولی پھر کچھ سوچ کر گویا ہوئی۔

"آپ ٹینشن مت لیں ابا ابھی جاگیں گے تو ہم دونوں مل کر پوچھیں گے کہ ایسی کیا بات ہے کہ وہ چپ چپ سے ہیں۔" لالہ رخ کی بات پر امی نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے لیے کھانا گرم کرنے کی غرض سے کچن کی جانب گئیں پھر کچھ سوچتے ہوئے لالہ رخ ابا کے کمرے میں گئی تو انہیں پُرسکون نیند میں دیکھ کر دھیرے سے مسکرادی۔ پھر آہستگی سے چلتی ہوئی ان کے قریب آئی اور ان کے پاس بیٹھ کر اپنا ہاتھ ان کے کشادہ ماتھے پر رکھا ماتھا ٹھنڈا پا کر لالہ رخ نے اطمینان کا سانس بھرا اسی اثنا میں ابا تھوڑا کسمسائے تھے پھر قدرے توقف کے بعد انہوں نے آنکھیں کھول دی تھیں اپنے سامنے لالہ رخ کو موجود پا کر ایک مسکراہٹ ان کے لبوں پر بکھری تھی۔

"ارے لالہ بیٹی تم آگئیں میں آج تمہیں یاد کررہا تھا۔" ابا اسے دیکھتے ہوئے پُرشفیق لہجے میں بولے تو لالہ رخ یک دم مسکرادی پھر انتہائی محبت بھرے لہجے میں ان کا ہاتھ تھام کر بولی۔

"تو پھر آپ مجھے گیسٹ ہاؤس سے بلوالیتے میں فوراً سے پیشتر آپ کے پاس آجاتی۔"

"کام کے وقت اپنی بیٹی کو کیا ڈسٹرب کرتا اور ویسے بھی میری گڑیا پر اتنی ساری ذمہ داریاں ہیں تمہارے کام میں خلل پڑتا۔" ابا ہنوز مسکراتے ہوئے سہولت سے بولے تو لالہ رخ نے تیزی سے کہا۔

"یہ کیا بات کہی آپ نے ابا دنیا کا کوئی بھی کام میرے ابا سے زیادہ اہم نہیں ہے آپ کا جس وقت دل چاہے مجھے بلا لیا کیجیے۔"

"کیا باتیں ہورہی ہیں باپ بیٹی میں۔" اسی اثنا میں امی اندر داخل ہوتے ہوئے مسکرا کر استفہامیہ انداز میں بولیں تو ابا نے بڑے فخر و مان سے لالہ رخ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"بخت یہ میری بیٹی نہیں بلکہ بیٹا ہے بیٹا۔" امی ابا کی بات پر تائیدی انداز میں سر ہلاتے ہوئے گویا ہوئیں۔

"اس بات میں تو کوئی شک و شبہ ہی نہیں ہے جی اللہ میری بچی کی ہمیشہ حفاظت کرے اسے دنیا کی ہر خوشی عطا کرے آمین۔"

"امی آپ زرتاشہ کو دعائیں دینا تو بھول ہی گئیں۔" لالہ رخ شرارتی لہجے میں بولی تو امی ابا دونوں یک دم ہنس دیے۔

"اگر میری تاشو اس وقت یہاں ہوتی تو فوراً آستینیں چڑھا کر لڑنے لگتی کہ آپ لالہ کو زیادہ پیار کرتی ہیں مجھے نہیں کرتیں۔" وہ ہنس کر بولیں پھر مزید گویا ہوئیں۔ "اللہ تم دونوں کو سدا سلامت اور شاد و آباد رکھے آمین۔" لالہ رخ نے امی کی بات پر مسکرا کر ابا کو دیکھا وہ مسکراتے ہوئے بھی چہرے سے کافی مضمحل اور تھکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے لالہ رخ کے ہونٹوں سے یک دم مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔

"ابا کیا بات ہے آج آپ کافی ڈل سے لگ رہے ہیں اور کھانا بھی آپ نے ٹھیک سے نہیں کھایا آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا اس وقت آپ تھکن تو محسوس نہیں کررہے؟" لالہ رخ کی آواز میں تفکر و پریشانی کے رنگوں کو محسوس کرکے ابا ہولے سے مسکرادیے۔

"میں ٹھیک ہوں بس آج ذرا سستی زیادہ ہورہی تھی تو اسی لیے کافی دیر سوتا رہا اور شاید اسی وجہ سے کھانے کی بھی رغبت نہیں ہوئی۔"

"ابا آپ کچھ بھی محسوس کریں ہمیں ضرور بتائیں گے ٹھیک ہے نا۔" لالہ رخ ان کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر دھیرے سے دباتے ہوئے بولی تو وہ سر اثبات میں ہلا کر گویا ہوئے۔

"ہاں ضرور بتاؤں گا۔" لالہ رخ ان کے جواب پر مطمئن سی ہوگئی پھر امی اور ابا زرتاشہ کے متعلق باتیں کرنے لگے تو لالہ رخ فریش ہونے اور کھانا کھانے کی غرض سے وہاں سے اٹھ گئی۔

❁......❁......❁

زرمینہ کے سیل فون پر اپنی سم ڈال کر اس نے سرشرجیل کا نمبر بلیک لسٹ میں ڈال دیا تھا جس کی بدولت ان کے میسجز اب اس تک نہیں پہنچ پارہے تھے زرتاشہ اب کافی پُرسکون تھی مگر کلاس میں سرشرجیل گاہے بگاہے اس پر ایک بھرپور معنویت بھری نگاہ ڈال کر خواہ مخواہ اسے پزل کردیا کرتے تھے آج بھی لیکچر کے دوران کئی بار انہوں نے زرتاشہ کی جانب دیکھا تھا جبکہ زرتاشہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اپنے سامنے ڈیسک پر رکھی موٹی سی کتاب ان کے سر پر مار کر ان کے چودہ طبق روشن کردے کلاس آف ہونے کے بعد دونوں سہیلیاں بک شاپ کی جانب باتیں کرتے ہوئے بڑے مگن انداز میں جارہی تھیں کہ نجانے کہاں سے عروبہ عظیم اپنے گروپ کے ہمراہ ان کے راستے میں حائل ہوگئی زرتاشہ اور زرمینہ نے الجھن بھری نگاہوں سے اسے دیکھا تھا عروبہ کا انداز کافی جارحانہ تھا۔

"زرتاشہ بی بی یہ جو تم اونچی اڑان اڑنے کے لیے پر تول رہی ہو نا اتنی زور سے منہ کے بل گروگی کہ کسی کو بھی منہ دکھانے کے قابل نہیں رہوگی سمجھیں۔" الفاظ تھے یا کاٹ دار آرے تھے آن واحد میں اس کے وجود کو بڑی بے دردی سے کاٹتے چلے گئے تھے اس نے انتہائی بھونچکا ہوکر عروبہ کو دیکھا جو اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی۔

"اونہہ چھوٹے شہر سے آئی ہو تو ایسی چھوٹی اور چیپ حرکتیں مت کرو ایک طرف تو بڑی پردہ دار بی بی بنی گھومتی ہو اور دوسری جانب اتنی گری ہوئی حرکتیں کرتی ہو۔" عروبہ زرتاشہ کے بڑے سے دوپٹے پر چوٹ کرتے ہوئے ہنوز لہجے میں بولی تو دونوں یونہی ہونق بنی اسے دیکھتی رہ گئیں پھر بڑی مشکلوں سے زرمینہ نے خود کو سنبھالا تھا۔

"یہ کیا بول رہی ہو تم عروبہ۔"

"میں چائنیز یا فارسی میں نہیں بول رہی جو تم دونوں کو سمجھ میں نہیں آرہا۔" زہریلے لہجے میں عروبہ نے زرمینہ کی بات کا جواب دیا تھا جبکہ زرمینہ اب پوری طرح اپنے حواس میں آچکی تھی۔

"اپنی بکواس بند کرو عروبہ...... تم ہوتی کون ہو زرتاشہ سے اس طرح کی باتیں کرنے والی گھٹیا اور چیپ یہ نہیں بلکہ تم ہو سمجھیں۔" زرمینہ اپنی شہادت کی انگلی اس کی جانب اٹھاتے ہوئے بولی تو عروبہ کے تو تلوے پر لگی اور سر پر بجھی۔

"ہاؤ ڈیئر یو تم نے مجھے گھٹیا اور چیپ کیسے کہا۔" وہ اپنی دونوں مٹھیوں کو انتہائی طیش کے عالم میں بھینچ کر دانت پیس کر بولی۔

"کیوں صرف تمہیں ہی حق ہے دوسروں کے لیے چیپ اور گھٹیا جیسے القابات استعمال کرنے کا۔" زرمینہ استہزائیہ انداز میں بولی جبکہ زرتاشہ صاحبہ اپنی سدھ بدھ بھلائے ایک ہی پوزیشن میں گم صم کھڑی تھیں۔

"دیکھو اپنی اس دوست کو سمجھا لو کہ سرشرجیل سے دور رہے میں سب کچھ جان چکی ہوں اس کے کرتوت بھی۔" عروبہ عظیم مسلسل اس کی ذات پر سنگ باری کررہی تھی اپنے زہر میں بجھے تیروں سے اس کے وجود کو چھلنی کررہی تھی مگر وہ کچھ بولنے کی چاہ رکھتے ہوئے بھی اپنی زبان کو حرکت دینے سے قاصر تھی اسے اس وقت یوں محسوس ہورہا تھا جیسے بھرے مجمع میں کسی نے بڑی بے دردی سے اس کی چادر کھینچ لی ہے وہ بس منجمد ہوتے اعصاب سمیت عروبہ عظیم کو دیکھے گئی۔

"اونہہ...... تمہیں ہی مبارک ہو سرشرجیل اور تم خود انہیں سنبھال کر رکھو ہم سے کیوں لڑنے بھڑنے آگئیں اور ایک بات اور کہہ دینا تم اپنے سرشرجیل سے کہ میری دوست کو ان کی ذات میں رتی بھر بھی دلچسپی نہیں ہے لہٰذا اپنا وقت وہ یہاں

ضائع مت کریں...... آؤ تاشو۔" انتہائی ناگواری سے بولتے ہوئے آخر میں وہ زرتاشہ سے مخاطب ہوئی اور بے جان کھڑی زرتاشہ کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے ہمراہ تقریباً کھینچتے ہوئے وہاں سے لی گئی جبکہ عروبہ عظیم اندر ہی اندر پیچ وتاب کھا کر رہ گئی زرتاشہ ایک ٹرانس کی کیفیت میں زرینہ کے پیچھے کھچی چلی آرہی تھی زرینہ اسے ایک نسبتاً پُرسکون گوشے میں لے آئی اور انتہائی غصے سے اس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے ڈانٹتے ہوئے بولی۔

"تم وہاں کیا گونگے کا گڑ کھا کر کھڑی تھیں ویسے تو تمہاری خوب فرفر زبان چلتی ہے، اس وقت کیا ہوگیا تھا تمہیں غضب خدا کا وہ گھٹیا لڑکی تم پر الزامات لگائی رہی اور تم خاموش دیوار کی طرف ایسے ساکت وصامت کھڑی رہی جیسے......" یک دم زرتاشہ کو دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر بلک بلک کر روتے دیکھ کر زرینہ کی زبان یکلخت تالو سے چپک گئی وہ بے تحاشہ رو رہی تھی زرینہ بے حد پریشان ہوگئی۔

"تاشو...... تاشو پلیز سنبھالو خود کو اٹس او کے یار ایسا کچھ نہیں ہوا جس کے لیے تم اتنا پریشان ہورہی ہو تاشو پلیز ایسے مت رو۔" زرینہ اسے کندھوں سے پکڑ کر بینچ پر بٹھاتے ہوئے بولی اور پھر دونوں ہاتھ اس کے چہرے پر سے ہٹا کر اپنے ہاتھوں میں لے کر ہولے سے دبا گئی۔ اس پل زرتاشہ کے ہاتھ یخ بستہ برف کی مانند بالکل ٹھنڈے اور بے جان ہورہے تھے پورا وجود ہچکیوں کی زد میں تھا۔

"اوہ تاشو تم تو بالکل بچوں کی طرح رو رہی ہو بلیو می ایسا کچھ بھی نہیں ہوا جس کے لیے تم اتنا زور وشور سے رو رہی ہو، پلیز چپ ہوجاؤ۔" مگر زرتاشہ پر زرینہ کی کسی بات کا اثر نہیں ہوا وہ روئے چلی گئی زرینہ نے انتہائی بے بس نگاہوں سے اسے دیکھا پھر بہت عاجزی سے بولی۔

"تاشو اگر تم نے رونا بند نہیں کیا تو پر اس میں بھی رونا شروع ہوجاؤں گی میں ٹینس ہورہی ہوں تاشو پلیز مجھے پریشان مت کرو۔" اس بار زرتاشہ کچھ سنبھلی اس نے بمشکل اپنی سسکیوں پر کنٹرول کیا اور انتہائی دقت سے بولی۔

"مجھے نہیں پڑھنا یہاں نہیں رہنا میں واپس مری جارہی ہوں اب میں یہاں مزید بالکل نہیں ٹھہر سکتی۔" زرتاشہ کے قطعیت بھرے انداز کو زرینہ نے بغور دیکھا پھر نرمی سے بولی۔

"بس اتنی ہی ہمت تھی تمہارے اندر تم باتیں تو بڑی بڑی کرتی تھیں مگر جب تھوڑی سی پرابلم تمہارے سامنے آئی تو چڑیا کی طرح سہم گئیں۔"

"ہاں نہیں ہے میرے اندر ہمت...... میرے اندر اتنا حوصلہ نہیں ہے کہ اتنے گھٹیا الزامات اپنی ذات کے لیے سنوں۔" زرتاشہ چیخ کر بولی۔

"تاشو تم اچھی طرح جانتی ہو کہ عروبہ خود کیسی لڑکی ہے ایسی لڑکی سے بھلا کیا توقع کرسکتی ہو تم...... وہ خود کیا ہے یہ بات تمہیں معلوم ہے نا کیچڑ کا کام گندگی ہی پھیلانا ہوتا ہے اور گندگی کو دیکھ کر ہم اپنا راستہ اپنا مقصد تو نہیں چھوڑ سکتے نا۔" زرینہ انتہائی بردباری سے بولی تو زرتاشہ نے اسے چونک کر بہت غور سے دیکھا۔

"دیکھو تاشو زندگی اتنی سہل نہیں ہے ہمیں اپنا آپ بچانے اور اپنی زندگی کو خوش گوار و مطمئن بنائے رکھنے میں کافی جدوجہد کرنی پڑتی ہے ہماری زندگی میں سر شرجیل اور عروبہ جیسے لوگ آتے ہیں ہمارے صبر وبرداشت کا امتحان لینے ہماری عقل وفہم کو جانچنے اور ہمارے مقصد میں رکاوٹ ڈالنے کے لیے مگر ہمیں کسی بھی حال میں ہمت وجرأت کا دامن ہاتھ سے قطعاً نہیں چھوڑنا ہے ورنہ ایسے لوگ ہم سے تو جینے کا حق بھی چھین لیں گے یار۔" زرتاشہ زرینہ کی باتیں انتہائی حیرانی سے سن رہی تھی۔

"تاشو اپنے اندر ہمت وجرأت پیدا کرو اور لوگوں سے خوف زدہ ہونا چھوڑ دو۔" زرینہ کا ادا کیا ہوا ایک ایک لفظ اس کے دل میں اثر کررہا تھا اس کے اندر تیزی سے سکون اور اطمینان پھیلتا چلا گیا زرتاشہ نے انتہائی تشکر آمیز نظروں سے اسے دیکھا اور پھر اگلے ہی پل زور سے اپنی بانہوں میں بھینچ لیا۔

"تھینکس یار تم بہت اچھی ہو مجھے تمہاری جیسی دوست پر آج بہت فخر ہورہا ہے تھینک یو......" وہ اس سے لپٹے لپٹے بولی تو زرینہ دھیرے سے مسکرادی۔

❁......❁......❁

سمیر شاہ کی آج خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا آج ان کا دوسرا بیٹا بھی ان کا سر فخر سے بلند کرنے کا سبب بنا تھا۔ کامیش شاہ جو بہت اچھے نمبروں سے سی ایس ایس کے ایگزامز میں پاس ہوا تھا اب انٹرویو سلیکشن میں بھی اسے شاندار کامیابی ملی تھی کامیش بھی بے پناہ خوش تھا اور فراز شاہ اپنے بھائی کی خوشی کو دیکھ کر خوش ہورہا تھا ساحرہ بیگم نے بھی سنا تو وہ بھی خود پر بہت پراؤڈ فیل کررہی تھیں۔

"میں بہت خوش ہوں میری جان۔" سمیر شاہ لمبے چوڑے ہینڈسم سے کامیش شاہ کو اپنے سینے سے لگا کر بولے تو کامیش شاہ بڑی دلکشی سے مسکرادیا۔

"یہ سب آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے ڈیڈ۔" کامیش بہت خلوص سے بولا تو فراز تائیدی انداز میں سر ہلاتے ہوئے بولا۔

"آف کورس برادر یہ واقعی ہمارے سوئٹ اینڈ کیوٹ ڈیڈ کی دعاؤں کا ثمر ہے۔"

"اچھا اور اس ساری سچویشن میں میرا کوئی حصہ نہیں ہے کیا۔" ساحرہ اسی اثنا میں سیٹنگ ایریا میں داخل ہوئی تھی فراز کے جملے جب اس کے کانوں میں پڑے تو وہ کافی برامان کر بولی تھی فراز کامیش پل بھر کو گڑبڑا سے گئے۔

"بھئی تمہارا حصہ تو سب سے بڑا ہے تم نے کامیش شاہ کو پیدا جو کیا ہے۔" سمیر شاہ نے یہ جملہ بالکل سادگی میں بولا تھا مگر ساحرہ کو لگا جیسے سمیر شاہ نے اس پر گہرے طنز کا وار کیا ہو وہ بے تحاشا تلملا گئی اور انتہائی چیخ کر بولی۔

"کیا مطلب ہے آپ کی اس بات کا سمیر؟" سمیر شاہ نے ساحرہ کی گرج دار آواز پر قدرے چونک کر اسے دیکھا پھر ہلکے سے مسکرا کر وضاحت دینے والے انداز میں بولے۔

"میرا کوئی مطلب نہیں ہے میں تو ایک عام سی بات کہہ رہا تھا کہ تم اس کی ماں ہو اس کو دنیا میں لائی ہو تو سب سے بڑا شیئر تو تمہارا ہوا۔" سمیر شاہ بچوں کے سامنے ساحرہ سے کوئی بحث نہیں کرنا چاہتے تھے انہوں نے ساری زندگی صرف اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کی خاطر کبھی ساحرہ سے بحث وتکرار نہیں کی ہمیشہ درگزر اور صلح کی پالیسی کو اپنائے رکھا تاکہ ان کے بچوں پر ماں باپ کے سرد تعلقات کا منفی اثر نہ پڑے اور ان کی شخصیت میں کمی نہ رہ جائے یہی وجہ تھی کہ ساحرہ تک چڑچڑی ہونے کے ساتھ ساتھ سرچڑھی بھی ہوگئی تھی۔

"اوہ کم آن ممی ڈیڈ کا کوئی سیریس مطلب نہیں تھا آپ بھی پلیز سنجیدہ مت ہوں اچھا کامیش یہ بتاؤ تم ہمیں ٹریٹ کہاں دو گے؟" فراز شاہ اپنی ماں کی بات پکڑنے کی عادت کو بخوبی جانتا تھا سو بڑی ہوشیاری سے وہ بات دوسری طرف گھماتے ہوئے بولا۔

"جہاں آپ لوگ کہیں۔" کامیش شاہ بڑی دلکشی سے مسکراتے ہوئے بولا۔

"میرے خیال میں بیچ لگژری چلتے ہیں۔" ساحرہ بھی پرجوش انداز میں بولی جبکہ فراز نے دل ہی دل میں اس کا غصہ ٹھنڈا ہوجانے پر شکر ادا کیا۔

"او کے ممی تو ہم بیچ لگژری ہی چلتے ہیں۔" کامیش فوراً راضی ہوتے ہوئے بولا تو سمیر شاہ اسے دیکھ کر مسکرادیے۔

"تو ٹھیک ہے میں دس منٹ میں چینج کرکے آتا ہوں۔" فراز عجلت میں بولتا کمرے کی جانب دوڑا۔
"میں بھی تھوڑی دیر میں آتی ہوں۔" ساحرہ بھی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی جبکہ کامیش اور یسر دونوں باتوں میں مصروف ہوگئے۔

❁......❁......❁

"اوہ تو یہ کہانی ہے وہ موصوفہ محض ستی ساوتری بننے کا ڈرامہ رچارہی ہیں وہ بھی ہمارے یار باسل خاور حیات کے ساتھ۔" احمر باسل کی زبانی تمام حقیقت جان کر طنزیہ لہجے میں ایک ہنکارا بھر کر بولا۔
"بہت عمدہ پلان مگر افسوس ناکام ہوگیا۔" عدیل نے بھی رائے زنی کی پھر مزید گویا ہوا۔ "مجھے پہلے ہی اس رطابہ پر شک تھا وہ بہت شاطر اور مکار لڑکی ہے اور رطابہ جیسی فاسٹ اور بولڈ لڑکی کی سہیلی یا کزن ایسی بہن جی ہو ہی نہیں سکتی۔" کیفے کے ایک کونے کی میز پر اس وقت وہ تینوں موجود تھے۔
"ویسے یہ باسل کے حق میں اچھا ہوا کہ پاک ٹاور میں رطابہ اور نیلم نے باسل کو نہیں دیکھا اور باسل نے انہیں اچھی طرح دیکھ لیا اب بتا میرے یار اب تیرے کیا ارادے ہیں؟" احمر کے استفسار پر باسل نے جو کسی گہری سوچ میں غلطاں تھا قدرے چونک کر اسے دیکھا۔
"میرے خیال میں تو ان دونوں لڑکیوں کو ایسا سبق سکھایا جائے کہ ان کی آنے والی سات نسلیں بھی اس کو یاد رکھیں۔" عادل رعونت و تنفر آمیز انداز میں بولا تو احمر نے بھی اس کی تائید کرتے ہوئے کہا۔
"واقعی باسل سبق سکھانا تو بنتا ہے مجھے تو ان دونوں لڑکیوں پر اتنا غصہ آرہا ہے کہ دل چاہ رہا ہے کہ دونوں کو شوٹ کردوں جاکر...... کیا سمجھ کر انہوں نے باسل کو بے وقوف بنانے کی کوشش کی۔"
"ہوں ان دونوں لڑکیوں کو شاید اس بات کا اندازہ بھی نہیں ہے کہ مجھے بے وقوف بنانے کی یہ کوشش انہیں کتنی مہنگی پڑ سکتی ہے۔" باسل ایک ہنکارا بھرتے ہوئے بولا۔
"یار یقیناً یہ دونوں عیار لڑکیاں کسی بہت خاص مقصد کے لیے باسل کو ٹریپ کرنے کی کوشش کررہی ہیں۔"
"خاص مقصد کیا ہوگا یار بس پیسے کی خاطر وہ باسل کو الو بنانے کی کوشش کررہی ہیں وہ دونوں بخوبی جانتی ہیں کہ باسل کتنا پیسے والا ہے۔" عدیل کی بات پر احمر بے پروائی سے بولا جب کہ باسل خاموشی سے ان دونوں کی باتیں سنتا رہا۔
"ہوسکتا ہے کہ یہ کہانی اتنی سمپل اور سیدھی نہ ہو جتنی ہمیں نظر آرہی ہے۔"
"اوہ...... کم آن عدیل اب پلیز تم جیمز بانڈ بننے کی کوشش مت کرو کیا ہوگا ہاں؟ ان دونوں کے کیا انڈر ورلڈ سے تعلقات ہوں گے یا پھر وہ کسی دشمن ملک کی ایجنٹ ہوں گی ارے بھئی کچھ نہیں ہے بس پیسے کا چکر ہے۔" احمر ہنوز انداز میں بولا تو عدیل نے خاموش بیٹھے باسل کی جانب دیکھتے ہوئے استفسار کیا۔
"باسل تم کیوں چپ ہو کچھ بولتے کیوں نہیں۔"
"میں تم دونوں کی باتیں سن رہا ہوں۔" باسل ایک گہری سانس بھرتے ہوئے بولا۔
"تو پھر تم اس بارے میں کیا کہتے ہو؟" عدیل نے اس سے پوچھا تو باسل نے عدیل کی جانب بغور دیکھا پھر نارمل انداز میں بولا۔
"میرے خیال میں اب اس ٹاپک کو بند کرو یہ اتنا اہم نہیں ہے کہ جس پر ہم یوں سر جوڑ کر بیٹھ جائیں اور اپنا وقت ضائع کریں او کے......"

❁......❁......❁

لالہ رخ آج آفس آئی تو ہمیشہ کی طرح فریش اور ایکٹیو نہیں تھی بلکہ کافی الجھی الجھی اور ڈسٹرب لگ رہی تھی کئی بار اس سے بہت سی غلطیاں ہوئیں تو اس کے ماتحت عابد نے اس سے پوچھ ہی لیا۔

"کیا بات ہے میڈم آپ آج کچھ پریشان لگ رہی ہیں خیریت تو ہے نا؟" عابد یہاں کا مقامی تھا اور گیسٹ ہاؤس کے استقبالیہ میں بیٹھتا تھا بہت اچھا لڑکا تھا عابد کے استفسار پر لالہ رخ نے اسے قدرے چونک کر دیکھا پھر یونہی مسکراتے ہوئے بولی۔

"نہیں عابد کوئی ایسی خاص بات نہیں ہے اچھا تم بتاؤ تمہاری شادی کب ہو رہی ہے۔" عابد کی منگنی اس کی ماموں زاد سے ہوئی تھی لالہ رخ کے سوال پر وہ قدرے جھینپ کر بولا۔

"اس بڑی عید پر ان شاء اللہ طے ہے۔" پھر چند لمحوں بعد دوبارہ گویا ہوا۔

"اچھا چلیے وہ عام سی بات ہی بتا دیجیے جو آپ کو پریشان کر رہی ہے۔" عابد کی چالاکی پر لالہ رخ بے اختیار ہنس دی پھر انتہائی محظوظ کن نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

"تم کافی تیز نہیں ہو گئے عابد۔" عابد بھی اس کی بات پر ہنس دیا پھر قدرے توقف کے بعد لالہ رخ گویا ہوئی۔

"عابد دراصل میں ابا کی بیماری کے حوالے سے فکرمند ہو رہی ہوں جو دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہے۔"

"اوہ..... ان کا علاج وغیرہ تو باقاعدگی سے ہو رہا ہے نا؟" وہ سنجیدگی سے بولا۔

"ہاں علاج تو ہو رہا ہے مگر مجھے اس کا فائدہ نظر نہیں آ رہا آج کل وہ مجھے کافی کمزور اور نحیف لگ رہے ہیں۔"

"ہوں ویسے میڈم یہ حقیقت ہے کہ یہاں علاج معالجے کی سہولیات تو ہیں مگر اتنی جدید اور اعلیٰ نہیں ہیں جتنی بڑے شہروں میں ہوتی ہیں۔"

"یہ بات تو تم ٹھیک کہہ رہے ہو مگر انہیں کسی بڑے شہر لے جانا آسان نہیں ہے۔ عابد وہاں کے اخراجات پھر رہائش وغیرہ یہ سب بھی تو مسائل ہیں۔" لالہ رخ یہ بات پہلے سے جانتی تھی مگر کسی دوسرے شہر لے جا کر ابا کا علاج کرانا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔

"آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں میڈم مگر وہاں گورنمنٹ اسپتال بھی تو ہیں وہاں اتنے اخراجات نہیں آتے۔"

"توبہ کرو عابد میں نے اخباروں اور ٹی وی میں ان اسپتالوں کی حالت زار کی بابت کافی کچھ پڑھا اور دیکھا ہے اور ہماری ایک ہمسائی تھیں جنت خالہ وہ بے چاری جیسے تیسے کر کے اپنے میاں کو لے کر کراچی علاج کی غرض سے پہنچ گئی تھیں مگر بے چاری جنت خالہ وہاں بس دھکے ہی کھاتی رہیں اور پھر ایک دن انتہائی مایوس اور دل گرفتہ ہو کر واپس یہاں آ گئیں۔" لالہ رخ کی بات پر عابد خاموش سا ہو گیا وہ کچھ غلط بھی نہیں کہہ رہی تھی لالہ رخ چند ثانیے کچھ سوچتی رہی پھر سر جھٹک کر عابد کو دیکھتے ہوئے بولی۔ "تم بس میرے ابا کے لیے دعا کرنا۔"

"کیوں نہیں میڈم میں ضرور ان کے لیے دعا کروں گا۔" عابد خلوص سے بولا تو لالہ رخ دھیرے سے مسکرا دی اور پھر اپنے روم کی جانب بڑھ گئی۔

❁......❁......❁

ساحرہ، سمیر، خاور اور حورین چاروں سمیر شاہ کے خوب صورت ڈیکوریٹڈ ڈائننگ روم میں بیٹھے خوش گوار انداز میں گفتگو کر رہے تھے سمیر شاہ خاور اور حورین کو بڑے فخریہ انداز میں کامیش کی کامیابیوں کے بارے میں بتا رہا تھا خاور اور حورین بھی سمیر کی خوشی میں بہت خوش دکھائی دے رہے تھے۔

"سمیر بھائی یہ آپ اور بھابی کی محنتوں کا ثمر ہے کہ ماشاء اللہ آج آپ کے بچے زندگی کی کامیابی کی سیڑھیوں کو تیزی

موسم	بدل	گئے	وہ	زمانے	بدل	گئے
لمحوں	میں	دوست	برسوں	پرانے	بدل	گئے
دن	بھر	رہے	جو	میری	محبت	کی چھاؤں میں
وہ	لوگ	دھوپ	ڈھلتے	ہی	ٹھکانے	بدل گئے
کل	جن	کے	لفظ لفظ	میں	محبت	تھی پیار تھا
لو	آج	ان	کے	لبوں	کے	ترانے بدل گئے
اک	شخص	کیا	گیا	ہے	میرا	شہر چھوڑ کر
جینے	کے	سارے	ڈھنگ	بہانے	بدل	گئے
اب	وہ	وہ	نہ	رہا	میں	میں نہ رہا......
سارے	ہی	زندگی	کے	فسانے	بدل	گئے

(انتخاب: نازیہ عباسی...... ٹھٹھہ)

سے طے کر رہے ہیں آپ کے دونوں بچے اللہ انہیں نظر بد سے بچائے ہیرا ہیں ہیرا۔" حورین انتہائی پرخلوص انداز میں سمیر سے مخاطب ہو کر گویا ہوئی تو سمیر شاہ جواباً انکساری سے بولے۔

"بس بھابی یہ تو سب اللہ کا کرم ہے جو اس نے ہم جیسے ناچیزوں بندوں کو اتنی فرماں بردار نیک اور اچھی اولاد سے نوازا ورنہ ہم کیا اور ہماری بساط کیا۔"

"خیر ہم نے بھی اپنے بچوں کی تربیت ان کی تعلیم اور پرورش پر کوئی کمی نہیں رکھی بہترین اسکولوں میں پڑھایا لکھایا اچھا کھلایا پہنایا اور پھر ایک صحت مند ماحول انہیں مہیا کیا اور پھر میرے بچے ذہین بھی ہیں۔" ساحرہ حسب عادت اپنے بالوں کو ایک ادا سے جھٹکتے ہوئے کافی تمکنت آمیز لہجے میں بولی جبکہ سمیر شاہ نے گردن موڑ کر اس کی جانب دیکھا پھر ایک استہزائیہ مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر پھیلی تھی مگر ہمیشہ کی طرح اس نے ساحرہ پر کوئی طنز کا وار نہیں کیا تھا طنزیہ گفتگو کرنا سمیر شاہ کی سرشت میں نہیں تھا ساحرہ کی اس طرح کی باتوں پر بس ایک عجیب سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر کچھ پل کے لیے نمودار ہوتی تھی اور فوراً غائب بھی ہو جاتی تھی۔

"جی بھابی اس بات میں تو کوئی شک ہی نہیں ہے۔" حورین اپنے ہنوز انداز میں بولی آف وائٹ لان کے خوب صورت سے سوٹ میں ملٹی کلر کی کڑھائی سے مزین یہ سوٹ حورین پر بے حد جچ رہا تھا ہلکے ہلکے میک اپ اور ہلکی سی جیولری میں وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی ساحرہ کو احساس کمتری اور حسد میں مبتلا کر رہی تھی حورین کا بے حد اسٹائلش سوٹ دیکھ کر ساحرہ کی نگاہیں کئی بار اپنے اورنج اور پیلے رنگ کے امتزاج کے ڈیزائنر سوٹ سے الجھی تھیں اس لمحے اسے اپنا ڈریس حورین کے مقابلے میں کافی برائٹ اور چیپ معلوم ہو رہا تھا۔

"ہاں تو سمیر تم بتا رہے تھے کہ فراز کو تم بہت جلد لندن بھیجنے والے ہو۔" خاور سمیر کو دیکھتے ہوئے چائے کا آخری گھونٹ بھر کر کپ میز پر رکھتے ہوئے بولا تو حورین اور ساحرہ بھی خاور کی جانب متوجہ ہو گئیں۔

"ہاں یار لندن کا چارج دراصل سلامت مرزا نے سنبھالا ہوا ہے وہ ایک محنتی اور دیانت دار انسان ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ میری جگہ فراز وہاں چلا جائے اور چیک و بیلنس کر کے آئے۔ اب تو ماشاء اللہ وہ بزنس کے طور طریقوں کو بہت اچھی طرح سمجھنے لگا ہے۔"

"ہوں یہ بات تو ہے ماشاء اللہ فراز نے بہت جلدی سب کچھ پک کیا ہے اور اسے اچھے طریقے سے سنبھال کر بزنس کو بخوبی چلا بھی رہا ہے۔" خاور سمیر شاہ کی بات کی تائید کرتے ہوئے بولا تو حورین نے سہولت سے استفسار کیا۔

"اور سمیر بھائی کامیش کی ٹریننگ کب سے اسٹارٹ ہو رہی ہے۔"

"کامیش نیکسٹ ویک ٹریننگ کے سلسلے میں لاہور چلا جائے گا۔" سمیر مسکراتے ہوئے بولے۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے بھئی۔" خاور خوش گواری سے گویا ہوا۔

"اور بھابی آپ کی این جی او کیسی چل رہی ہے۔" حورین نے ساحرہ سے استفسار کیا تو وہ اپنے کارنامے حورین کو بتانے لگی۔

❀ ❀ ❀

زرمینہ کی باتوں اور اس کے سمجھانے کا زرتاشہ پر خاطر خواہ اثر ہوا تھا۔ عروبہ عظیم کی بکواس پر اس نے لعنت بھیج کر اسے اپنے دل و دماغ سے نکال دیا تھا وہ یہ بات اچھی طرح جان گئی تھی کہ اگر زندگی میں اسے کوئی خاص مقام حاصل کرنا ہے اور اپنے آپ کو منوانا ہے تو اس قسم کی باتوں پر بجائے ڈرنے اور گھبرانے کے انہیں نظر انداز کرتے ہمت سے آگے بڑھنا ہے سو وہ اب صرف اور صرف اپنی پڑھائی پر توجہ دے رہی تھی۔ سر شرجیل نے بھی کچھ محتاط رویہ اختیار کرلیا تھا البتہ عروبہ عظیم کے ساتھ ان کی کلاس میں شوخیاں بدستور جاری تھیں جبکہ اسٹوڈنٹس بھی اس بات کے عادی ہوگئے تھے البتہ اب سر شرجیل نے اپنے لیکچر پر بھی دھیان دینا شروع کردیا تھا کیونکہ کچھ اسٹوڈنٹس نے بھی انہیں ٹوک دیا تھا جس کی بدولت پڑھائی کو لے کر سنجیدہ ہوگئے تھے۔

زرتاشہ اور زرمینہ بھی کافی مطمئن تھیں وہ دونوں اس وقت جمنازیم میں آئی ہوئی تھیں جہاں فائن آرٹ کے اسٹوڈنٹس کی نمائش چل رہی تھی۔

"پلیز تاشو مان جاؤ نا اتنا مزہ آئے گا مجھے یہاں کے شاپنگ سینٹرز دیکھنے کا بہت شوق ہے مہوش کہہ رہی ہے کہ ہم دو گھنٹے میں واپس آجائیں گے پلیز تاشو چلونا۔" مہوش زرمینہ اور زرتاشہ کے ساتھ ہوسٹل میں مقیم تھی دونوں کی مہوش سے اچھی بات چیت تھی جو کیمسٹری ڈپارٹمنٹ کی اسٹوڈنٹ تھی وہ یہیں کراچی میں ہی رہتی تھی مگر گھر میں جوائنٹ فیملی سسٹم کی وجہ سے یہاں ہوسٹل میں رہنے آگئی تھی کیونکہ وہاں ہمہ وقت شور شرابہ اور چہل پہل رہتی تھی جس کی وجہ سے اس کی پڑھائی میں بہت ڈسٹربنس ہوتی تھی وہ یہاں کے شاپنگ مال اور راستوں سے بخوبی واقف تھی اس نے دیگر لڑکیوں کے ساتھ مل کر پروگرام بنایا تھا کہ یہاں کے مشہور شاپنگ مال ہائپر اسٹار کا چکر لگایا جائے اس نے زرمینہ اور زرتاشہ کو بھی ساتھ چلنے کی آفر کی تھی جس پر زرمینہ تو جانے کے لیے فوراً تیار ہوگئی تھی مگر دل چاہنے کے باوجود زرتاشہ نے انکار کردیا تھا لالہ رخ اور امی کو بتائے بغیر کسی شاپنگ سینٹر میں گھومنے چلے جانا اسے ٹھیک نہیں لگ رہا تھا جبکہ زرمینہ اس کو کنوینس کرنے کی کوشش کررہی تھی۔

"اُف تاشو اس میں حرج ہی کیا ہے یار آرام سے مہوش کے ساتھ گاڑی میں جائیں گے اور دو گھنٹے میں گھوم پھر کر واپس آجائیں گے کمپل۔" نمائش میں مختلف چیزوں پر نگاہ ڈالتے ہوئے زرمینہ زرتاشہ سے بولی جو ایک بہت ہی خوب صورت گل دان کی جانب متوجہ تھی جو کانچ کی رنگ برنگی چوڑیوں سے انتہائی دلکشی اور مہارت سے بنایا گیا تھا۔

"زریں تم آسانی سے یہ پروگرام بنا رہی ہو نا اتنا آسان یہ ہے نہیں مہوش یہ بھی بتا رہی تھی کہ وہ شاپنگ سینٹر یہاں سے بہت دور ہے ایک ڈیڑھ گھنٹے کا تو صرف سفر ہی ہے نا بابا نا مجھے تو تم معاف ہی رکھو۔" زرتاشہ کے صاف چٹ انکار پر زرمینہ نے اسے ناراضی والے انداز میں دیکھا۔

فرزانہ کوثر

میرا پورا نام فرزانہ کوثر ہے ضلع چکوال کے ایک گاؤں ڈھیری سیداں میں رہتی ہوں سب پیار سے فری بلاتے ہیں۔ تعلیم میٹرک ہے آنچل سے وابستگی ساتویں کلاس سے ہے ہم بلتے میں آنچل رکھتے تھے جب بیگ چیک ٹیچر کرتی تھیں تو اپنی دوست جویریہ اقبال کے بیگ میں چھپا دیتی تھی۔ ہماری پیاری ٹیچر کا نام میمونہ جو مجھ سے بہت پیار کرتی تھیں۔ پسندیدہ کتاب قرآن پاک ہے جو روزانہ صبح پڑھتی ہوں' میری بیسٹ فرینڈ نازیہ بتول اینڈ سحرش اقبال ہے۔ نازیہ میرے پڑوس میں رہتی ہے جبکہ سحرش دوسرے گاؤں دعولہ میں رہتی ہے پسندیدہ کلر فیروزی' گلابی اور جامنی ہے اس کے ساتھ مجھے اجازت دیجیے' اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے گا' اللہ حافظ۔

"تاشو کی بچی بس میں کچھ نہیں جانتی ہم پکا کل مہوش کے ساتھ چل رہے ہیں۔" زرمینہ نے قطعی انداز اپناتے ہوئے ضدی لہجے میں کہا تو زرتاشہ نے اسے تادیبی نظروں سے دیکھا۔

"تم سمجھنے کی کوشش کیوں نہیں کررہی یار اس طرح اپنی فیملی سے اجازت لیے بغیر ہم شاپنگ سینٹر چلے جائیں یہ بہت غلط بات ہوجائے گی۔"

"اُفوہ ہم اپنے گھر والوں سے چھپا کب رہے ہیں بس فی الحال بتا نہیں رہے وہاں سے آنے کے بعد ہم انہیں بتا دیں گے۔"

"تو یہ ایک ہی بات ہوگی زری۔"

"ٹھیک ہے نہیں جاتے ہم لوگ۔" زرمینہ انتہائی غصے سے بولی اور پیر پٹخ کر بیرونی دروازے کی جانب بڑھ گئی مجبوراً زرتاشہ کو بھی اس کی تقلید کرنی پڑی۔

❀ ❀ ❀

آج ناشتے کی میز پر بڑے عرصے بعد وہ تینوں اکٹھے ناشتہ کررہے تھے ابرام نے مام سے ان کے کام کی بابت پوچھا جس کا مختصر جواب دے کر وہ پوری توجہ سے ناشتے میں مگن رہی جیکولین کا اپنے بچوں کے ساتھ ایسا ہی کھردرا، اجنبی اور سرد رویہ رہتا تھا اس نے اپنے اور بچوں کے درمیان ایک مضبوط دیوار استوار کر رکھی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ ابرام اور ماریہ دونوں اپنی مام کے قریب نہیں آسکے تھے اس کا سخت گیر اور بارعب رویہ ہمیشہ ان دونوں کو اپنی مام سے خائف رکھتا تھا ابرام نے اپنی نگاہوں کے سامنے بیٹھی ماریہ کو دیکھا وہ بھی چپ چاپ اپنا بریک فاسٹ ختم کررہی تھی۔

"ماریہ نیکسٹ ویک تمہاری ویم کے ساتھ منگنی ہے تمہیں جو ضروری شاپنگ کرنی ہو وہ تم کل میرے ساتھ مال جا کر کرلینا۔" ناشتے کی میز پر سے اٹھتے ہوئے جیکولین نے بتایا اور پھر بنا ابرام اور ماریہ کی کوئی بات سنے اپنا پرس اور لیپ ٹاپ کا بیگ اٹھا کر اپارٹمنٹ کا دروازہ کھول کر گھر سے باہر نکل گئی، ابرام نے جیکولین کے چلے جانے کے بعد ماریہ کو انتہائی الجھن آمیز نگاہوں سے دیکھا۔ ماریہ ہنوز اطمینان و سکون کے ساتھ ناشتہ کرنے میں مگن تھی جیسے جیکولین کی بات اس نے سنی ہی نہیں ہو ورنہ ابرام کے خیال کے مطابق اس بات پر ماریہ کا ردعمل کافی جارحانہ ہونا چاہیے تھا جبکہ ماریہ تو اس کے برعکس بے حد سکون سے ناشتے میں معروف تھی اور یہی طرزِ عمل ابرام کو اندر ہی اندر بے پناہ متوحش اور خائف کرگیا وہ آہنی اعصاب اور سخت دل رکھنے والا مرد آج اپنی بہن سے خوف زدہ دکھائی دے رہا تھا۔

"ماریہ تم نے سنا مام ابھی ابھی کیا کہہ کر گئی ہیں۔" بالآخر وہ اسے مخاطب کر بیٹھا اس کا سکون و سکوت ابرام کے اندر جیسے

طغیانی برپا کرنے لگا تھا نجانے ماریہ کے دل و دماغ میں ایسا کیا چل رہا تھا جسے ابرام جیسا ذہین و زیرک انسان چاہتے ہوئے بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

"کیا کہا ہے؟" اطمینان سے بھرپور لہجے میں اپنی بھنوؤں کو ایک انداز سے اچکاتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"یہی کہ اگلے ہفتے تمہاری ولیم کے ساتھ منگنی ہے۔" ابرام لفظوں کو چبا چبا کر اسے تادیبی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"جی میں نے سب سن لیا ہے۔"

"تو اس کا مطلب ہے کہ تم راضی ہو یا انگیجمنٹ کرنے کے لیے۔" ابرام نے تیزی سے کہا۔

"مام نے کہا ہے تو انگیجمنٹ ہوگی۔" ماریہ کا انداز ہنوز تھا۔

"اور تمہاری مرضی۔"

"آپ یہ سوال مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں؟" وہ اس بار اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر روڈ انداز میں بولی۔

"کیوں مجھے یہ سوال تم سے نہیں پوچھنا چاہیے کیا؟"

"میرے خیال میں نہیں۔"

"کیوں نہیں میں تمہارا بھائی ہوں۔"

"میں جانتی ہوں کہ آپ میرے بھائی ہیں۔" انداز بہت کچھ جتاتا ہوا تھا ابرام منزچ ہوگیا۔

"ماریہ آخر تم یہ بات سمجھ کیوں نہیں آ جاتیں۔ کیوں اپنی اور ہماری زندگیوں کو مسائل میں دھکیلنے کی کوشش میں لگی ہوئی ہو کیا تمہیں یہ زندگی اچھی نہیں لگتی۔ کتنی پُرسکون زندگی ہے اور یہ سب ہماری مام کی بدولت ہے انہوں نے ہمیں ایک اچھی زندگی دینے کے لیے کتنی کوشش کی ہے اور اب تک کر رہی ہیں صرف تمہارے اور میرے لیے انہوں نے رات دن کی پروا نہیں کی اپنے چین و سکون نیند آرام ہر چیز کو ایک طرف رکھ کر صرف اور صرف کام کیا محنت کی ہمارے خاطر بھی۔" ابرام بولتا چلا گیا ماریہ بغور اس کی باتیں سن رہی تھی۔ پھر جب وہ خاموش ہوا تو عجیب سے لہجے میں بولی۔

"ہر ماں اپنے بچوں کے لیے یہی سب کچھ کرتی ہے۔ جیسکا اور ولیم کے پیرنٹس بھی یہی کر رہے ہیں مام جو ہمارے لیے کر رہی ہیں یا جواب انہوں نے کیا اس کے لیے میں ان کی شکر گزار ہوں اور آپ کی بھی میں شکر گزار ہوں کہ آپ نے بھی میرے لیے بہت کچھ کیا۔" ماریہ کا جواب سن کر ابرام کے اندر اشتعال و غصے کی تیز لہر اٹھی تھی ماریہ کی خودسری اور قدرے بدتمیزی اسے مشتعل کر گئی تھی۔

"تم خود کو سمجھتی کیا ہو ماریہ...... نجانے یہ کیڑا تمہارے دماغ میں کب اور کہاں سے گھس گیا ایک بات تم اچھی طرح اپنے ذہن میں بٹھالو کہ تم اپنی من مانی ہرگز نہیں کر سکتیں سمجھیں، جو تم کرنا چاہ رہی ہو ایسا قیامت تک نہیں ہو سکتا۔ مام کا فیصلہ بالکل درست ہے تمہارے لیے ولیم پرفیکٹ ہے۔"

"اونہہ ایک شرابی اور جواری۔" ماریہ استہزائیہ لہجے میں اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولی تو یک لخت ابرام بالکل خاموش ہو گیا انتہائی طیش کے عالم میں اٹھتے ہوئے اپارٹمنٹ سے باہر نکل گیا۔ جبکہ ماریہ ہونٹوں پر تلخ مسکراہٹ لیے بند دروازے کو دیکھتی رہ گئی جہاں سے ابھی ابھی ابرام نکلا تھا۔

❀......❀......❀

فراز آج بے حد خوش تھا۔ ایک غیر ملکی معروف کمپنی سے اس کی میٹنگ بہت کامیاب اور شاندار رہی تھی اس کمپنی نے اپنے کروڑوں کا پروجیکٹ اس کی کمپنی کو دینے کا فیصلہ کیا تھا جس کے وجہ سے فراز بے پناہ خوش تھا یہ کسی بھی کمپنی کے

ہجر کا تارا ڈوب چلا ہے ڈھلنے لگی ہے رات وصی
قطرہ قطرہ برس رہی ہے اشکوں کی برسات وصی
تیرے بعد یہ دنیا والے مجھ کو پاگل کردیں گے
پھولوں کے اس دیس میں لے چل مجھ کو اپنے ساتھ وصی
آج تو ان کا چہرہ بھی کچھ کچھ بدلا بدلا لگتا ہے
موسم بدلا، بدلی دنیا، بدل گئے حالات وصی
میرے گھر میں خوش بُو کا یہ رقص اسی کے دم سے ہے
اس کے ساتھ چلی جائے گی پھولوں کی بارات وصی
چھوڑ وصی اب اس کی یادیں تجھ کو پاگل کردیں گی
تو قطرہ ہے وہ دریا ہے دیکھ اپنی اوقات وصی

(انتخاب: ندا حسین...... کراچی)

ساتھ اس کا پہلا پروجیکٹ تھا جسے وہ بالکل پرفیکٹ انداز میں مکمل کرنا چاہتا تھا۔

"سر آپ کو بہت بہت مبارک ہو یقیناً سمیر سر بھی یہ خبر سن کر بہت خوش ہوئے ہوں گے۔" حیا آفندی اس وقت اس کے روم میں موجود تھی پوری میٹنگ کے دوران وہ بھی فراز شاہ کے ساتھ ساتھ تھی۔

"آف کورس مس حیا ڈیڈی بے حد خوش ہوئے ہیں ڈیڈی کی خوشی ہی مجھے مزید خوشی میں مبتلا کر رہی ہے۔" فراز شاہ پُرمسرت لہجے میں بولا تو حیا آفندی نے محض مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا پھر معاً فراز کو کچھ یاد آیا تو وہ اسے مخاطب کر کے بولا۔

"مس حیا اس کامیابی کا کریڈٹ آپ کو بھی جاتا ہے آپ کی تیار کردہ پریزنٹیشن بہت عمدہ تھی اور پھر ان کے ساتھ بات چیت بھی آپ نے بہت ذہانت اور سہولت سے کی تھی۔ آئی ایم امپریسڈ۔" اسی دم ہلکا سا دروازہ ناک ہوا اور فراز کے جواب کا انتظار کیے بغیر ہی سونیا خان اندر داخل ہوئی تھی۔

"او سونیا تم بہت اچھے موقع پر یہاں آئی ہو۔" فراز سونیا کو دیکھتے ہوئے پُرجوش انداز میں بولا تو اس بار بھی حیا آفندی کو اس کے کمرے میں براجمان دیکھ کر سونیا کا موڈ ایک بار پھر خراب ہو گیا جبکہ حیا آفندی نے صرف "ہیلو میم" کہا اور پھر فراز شاہ کو مخاطب کرتے ہوئے اپنی کرسی سے اٹھتے ہوئے بولی۔

"سر میں بعد میں آتی ہوں۔" یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔ سونیا کو لگا جیسے حیا آفندی اسے نظر انداز کر کے گئی ہے اسے خوامخواہ غصہ آنے لگا۔

"آؤ بیٹھو سونیا مجھے تمہیں ایک زبردست نیوز دینی ہے۔" فراز بے حد ایکسائیٹڈ دکھائی دے رہا تھا جب کہ سونیا بالکل ٹھنڈے انداز میں اپنی نشست پر بیٹھتے بولی۔

"بہت خوش نظر آ رہے ہو آج۔"

"سونیا بات ہی کچھ ایسی ہے ایچوئیلی......؟"

"فراز یہ حیا آفندی کیا ہر وقت تمہارے کمرے میں گھسی رہتی ہے۔" فراز اسے بتانے ہی والا تھا کہ سونیا اس کی بات درمیان میں کاٹتے ہوئے کافی عجیب سے انداز میں بولی۔ فراز نے کچھ چونک کر اسے دیکھا سونیا اس پل بے حد سنجیدہ اور

کچھ غصے میں محسوس ہوئی۔ فراز یہ بات بخوبی جانتا تھا کہ سونیا خود پسند اور ضدی ہونے کے ساتھ ساتھ کافی حد تک پوزیسیو بھی ہے۔

”سونیا حیا آفندی میری پرسنل سیکرٹری ہے مجھے اس طرح کے کام اس سے پڑتے رہتے ہیں وہ بس میری اچھی ایمپلائی ہے اوکے۔“

”اونہہ..... اس دن ہمارا ڈنر بھی ان موصوفہ نے آ کر خراب کر دیا تھا فراز میں جب بھی تم سے ملنے کی کوشش کرتی ہوں تمہارے ساتھ اکیلے میں وقت گزارنا چاہتی ہوں یہ محترمہ کسی جن کی طرح ہر جگہ آ دھمکتی ہیں تم نے اسے اتنا سر کیوں چڑھا رکھا ہے۔“ سونیا جیسے پھٹ پڑی تھی فراز نے کافی الجھ کر دیکھا تھا آج سے پہلے سونیا نے یوں خود کو فراز کے سامنے ظاہر نہیں کیا تھا وہ اس کے ساتھ ہمیشہ ہنستے مسکراتے اور اچھے موڈ میں رہتی تھی ان کے درمیان کبھی لڑائی جھگڑا نہیں ہوا تھا بس ہلکی پھلکی نوک جھونک ہو جاتی تھی جس کا اینڈ ہمیشہ ہنستے یا ایک دوسرے کو چھیڑتے ہوئے ہوتا تھا۔

”کیا مطلب سونیا میں کیوں اسے سر پر چڑھاؤں گا میں نے تمہیں بتایا کہ وہ میری پرسنل سیکرٹری ہے اور مجھے زیادہ تر اس سے ہی کام پڑتے ہیں۔“

”تو تم اس حیا آفندی کی جگہ کوئی دوسرا پی اے نہیں رکھ سکتے کیا؟“ سونیا چڑتے ہوئے بولی تو فراز شاہ نے بغور سونیا خان کو دیکھا پھر یک لخت ہنستے ہوئے بولا۔

”اوہ اب میں سمجھا تم کہیں حیا آفندی سے جیلس تو نہیں ہو رہی..... مگر تم بے فکر رہو ڈیئر، حیا آفندی تھرٹی پلس ہے اور تم سے زیادہ خوب صورت بھی نہیں ہے۔“ فراز شاہ نے ماحول کے تناؤ اور بات کو آگے بڑھنے سے روکنے کے لیے اپنی ٹون کو بدلا تھا وگرنہ اسے سونیا پر کافی غصہ آ رہا تھا اس کا یہ انداز دیکھ کر وہ اندر ہی اندر کچھ متفکر بھی ہو گیا تھا۔

”جی نہیں مسٹر فراز میں کیوں جیلس ہونے لگی اس حیا آفندی سے میں بہت خوب صورت اور ذہین ہوں اور ساتھ ساتھ ہائی ایجوکیٹڈ بھی۔“ سونیا تھوڑا خفیف ہو کر اترا کر بولی تو فراز قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

”اچھا اپنے منہ میاں مٹھو۔“

”میاں مٹھو نہیں ڈیئر حقیقت پسند۔“ سونیا اس کے بالوں کو بگاڑتے ہوئے ہنس کر بولی اس کا موڈ اب خوش گوار ہو گیا تھا معاً اسے کچھ یاد آیا تو تیزی سے بولی۔

”اچھا تم مجھے کچھ بتانے جا رہے تھے نا۔“ سونیا نے استفسار کیا تو فراز نے ایک گہری سانس کھینچی اور پھر اپنے پروجیکٹ کی بابت بتانے لگا سونیا بھی یہ سب سن کر بہت خوش ہوئی۔

❁......❁......❁

زرمینہ کی منت سماجت غصہ دھمکی زرتاشہ کو راضی کر گئی تھی۔

”زری تم یہ مت سمجھنا کہ میں تمہارے کھانا چھوڑنے کی دھمکی یا غصے سے ڈر گئی ہوں اور ہاں یہ پہلی اور آخری بار ہم بغیر گھر والوں کو کچھ بتائے جا رہے ہیں اور لالہ سے تم خود بات کرو گی اور یہ بھی بتاؤ گی کہ تم ہی مجھے لے کر گئی تھیں۔“ زرتاشہ راضی ہوتے ہوئے عنبر زرمینہ کو تنبیہہ کرتے ہوئے بولی تو زرمینہ نے تیزی سے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے کہا۔

”ہاں بابا مجھے تمہاری ہر بات منظور ہے میں خود لالہ آپی سے بات کر کے سب کچھ بتا دوں گی اور یہ بھی کہوں گی کہ آپ کی بہن کو میں گن پوائنٹ پر لے کر گئی تھی اسے سنگین نتائج بھگتنے کی دھمکیاں دے کر اپنے ساتھ لے گئی تھی اور..... بلکہ کہو تو یہ کہہ دو کہ تمہیں اپنے کندھے پر اٹھا کر لے گئی تھی۔“ آخری جملہ زرمینہ شوخی بھرے لہجے میں بولی تو زرتاشہ کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

مجھے مسلمان کہتے ہیں

ایک دفعہ میں بیٹھی ایک میگزین کا مطالعہ کر رہی تھی کہ اچانک میری نظر ایک نوٹس پر پڑی کہ بتائیں ان میں سے کوئی ایک بھی کام آپ نے کیا ہے۔

پہلے لکھا تھا کہ کیا آج آپ نے معمول میں پانچ نمازیں ادا کی ہیں؟

چونکہ میری صبح کی نماز قضا تھی اس لیے جواب نفی میں تھا؟

دوسرا سوال کیا آج آپ نے قرآن پاک کا کچھ حصہ تلاوت کیا ہے؟

آج صبح دیر سے اٹھنے کی وجہ سے پہلے جو میں کبھی سورۃ یاسین، سورۃ رحمان یا تھوڑی بہت تلاوت کر لیتی تھی وہ رہ گئی تھی تو اس کا جواب بھی نہیں تھا۔

تیسرا سوال آج کے دن آپ کے گھر میں مثلاً ماں، بہن بھائی اپنے ساتھ کام کرنے والے کسی ساتھی کی مدد کی ہے یا کسی ضرورت مند کی ضرورت پوری کی ہے؟

چونکہ میں ایک بڑے ادارے کی ذہین وفطین طالبہ تھی اور ظاہر ہے پڑھائی بھی بہت مشکل تھی تو ایسی صورت میں کہاں کسی کی مدد کر پاتی حالانکہ بھابی کی سرخ آنکھیں اس بات کی گواہ تھیں کہ ننھے صارم کی بیماری کی وجہ سے وہ رات بھر سو نہ پائی تھیں ان کی طبیعت میں کسلمندی نظر آ رہی تھی۔

میں اپنے معمول کے مطابق آدھا گھنٹہ پہلے ناشتہ کر کے کالج آ گئی تو یہ جواب بھی نہیں تھا۔

چوتھا سوال کہ آج کل کمپیوٹر کا دور ہے مثلاً کمپیوٹر موبائل انٹرنیٹ فیس بک کا تو آج آپ نے کوئی حدیث آیت یا اسلامی ریفرنس شیئر کی ہے؟

بے اختیار میرا سر نفی میں ہلا تھا حالانکہ میں وقفے وقفے سے فیس بک یوز کرتی رہی تھی اور ایسی بہت سی پوسٹ شیئر کی تھی جس میں سیاست دانوں کی پرخچیاں اڑائی گئی تھیں اور دوسروں کا مذاق بنایا تھا موبائل پہ بھی چیٹنگ کی تھی۔ جس میں شاعری لطیفے غرض ہر چیز شیئر کی تھی

آگے پڑھنے کی ہمت نہیں رہی تھی مجھ میں اور میں سوچنے پر مجبور ہو گئی کیا مجھے مسلمان کہتے ہیں۔

آبرو چوہدری..... سرگودھا

”اب اتنا اوور ایکٹ کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔“ وہ کھلکھلا کر بولی کہ اسی دم اس کا موبائل فون بج اٹھا زرتاشہ نے فوراً اپنے موبائل اسکرین کی جانب دیکھا جہاں لالہ رخ کا نام جگمگا رہا تھا وہ بے حد پریشان سی ہو گئی۔

”زری لالہ کا فون آ رہا ہے اب کیا کروں؟“ وہ کافی گھبرائے ہوئے لہجے میں بولی تو زرمینہ نے اپنا سر پکڑ لیا۔

”او اللہ کی بندی تو اس میں اتنا ڈرنے کی کیا بات ہے تم نارمل انداز میں ان سے بات کرو نا جس طرح ہمیشہ کرتی ہو اب فون اٹھاؤ ورنہ وہ پریشان ہو جائیں گی۔“ زرمینہ کے کہنے پر زرتاشہ نے یس کا بٹن دبایا اور اپنا گلا کھنکارتے ہوئے گویا ہوئی۔

”اسلام علیکم لالہ کیسی ہو سب خیریت ہے نا۔“ تاشو کی آواز لالہ رخ کی سماعت سے ٹکرائی تو بے اختیار لالہ رخ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ در آئی۔

”وعلیکم السلام تاشو میں ٹھیک ہوں۔ اور باقی سب خیریت ہے امی ابا دونوں ٹھیک ہیں اور تمہیں یاد کرتے ہیں۔“ امی ابا

کے نام پر زرتاشہ ازحد اداس سی ہوگئی۔ وہ اپنے ماں باپ سے بے حد پیار کرتی تھی خاص طور پر امی کے مقابلے میں وہ ابا سے زیادہ اٹیچڈ تھی۔

"لالہ مجھے بھی امی ابا بے حد یاد آتے ہیں اور نجانے کیوں پچھلے دو دن سے تو مجھے ابا کی بے پناہ یاد ستا رہی ہے۔" بولتے بولتے زرتاشہ کی آواز رندھ گئی بے ساختہ آنکھوں میں آنسو امڈ آئے لالہ رخ زرتاشہ کے لہجے کے بھیگے پن کو محسوس کرکے چپ سی ہوگئی تصور میں ابا کا نحیف چہرہ اس کے سامنے آ گیا پچھلے کچھ دنوں سے ان کی طبیعت کافی ناساز تھی اور کل رات تو وہ ایک پل کے لیے بھی سو نہیں سکے تھے کافی بے چینی محسوس کر رہے تھے جبکہ امی اور لالہ رخ نے پوری رات ان کے پاس بیٹھ کر آنکھوں میں کاٹی تھی لالہ رخ چاہتے ہوئے بھی زرتاشہ کو ابا کی طبیعت کی بابت بتا نہیں پائی تھی ورنہ وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر یہاں چلی آتی۔

"اچھا لالہ میری ذرا ابا سے بات کراؤ۔" زرتاشہ یک دم تیزی سے بولی تو لالہ رخ بے اختیار بری طرح پزل سی ہوگئی۔

"آ...... اچھا ابا سے بات کراؤں۔" وہ قدرے اٹک کر بولی۔

"ہاں بھئی ابا سے بات کراؤ نا۔" زرتاشہ تھوڑا جھنجلا کر بولی جبکہ لالہ رخ نے پریشان نگاہوں سے اپنے سامنے بیٹھی مہرو کو دیکھا جو اپنے دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر اس پر سر رکھ کر سونے کا اشارہ دے رہی تھی۔

"ہاں...... میں تمہاری بات تو کرا دیتی مگر اس وقت وہ سو رہے ہیں۔" لالہ رخ تھوک نگلتے ہوئے اپنے لہجے کو سرسری سا بناتے ہوئے بولی تو دوسری جانب زرتاشہ متعجب سی ہوگئی۔

"سو رہے ہیں ابا...... مگر اس وقت تو ان کے اٹھنے کا وقت ہوتا ہے بلکہ وہ تو کہتے ہیں کہ انہیں دن کا سب سے اچھا وقت یہی لگتا ہے۔" زرتاشہ حیرت زدہ لہجے میں بولی تو لالہ رخ جان بوجھ کر اپنے لہجے میں کوفت سمیٹتی گوار بناتے ہوئے بولی۔

"افوہ تاشو تم تو تفتیشی افسر کی طرح سوال پر سوال کیے جا رہی ہو بھئی اخبار پڑھتے پڑھتے انہیں تھوڑی سی اونگھ آ گئی ہے تم بھی نا......!"

"لالہ سچ سچ بتاؤ ابا واقعی ٹھیک ہیں نا تم مجھ سے جھوٹ تو نہیں بول رہیں۔" زرتاشہ کی سنجیدہ سی آواز لالہ رخ کے کان میں پڑی تو وہ ایک گہری سانس بھر کر رہ گئی۔

"تاشو کیا ہوگیا ہے کیوں اتنا وہمی ہو رہی ہو، میری جان سب ٹھیک ہے ابا جیسے ہی اٹھیں گے میں تمہاری بات کرا دوں گی او کے۔" لالہ رخ انتہائی نرمی سے اسے سمجھاتے ہوئے بولی تو اس بار زرتاشہ مطمئن سی ہوگئی۔

"اور امی اس وقت کھانا پکا رہی ہوں گی نا۔" زرتاشہ خود ہی بولی تو لالہ رخ ہنس دی۔

"بالکل ٹھیک جواب امی کچن میں ہیں اچھا تم بتاؤ پڑھائی کیسی چل رہی ہے تم بتا رہی تھی نا کہ تمہارے سمسٹر ہونے والے ہیں۔"

"ہاں لالہ اگلے مہینے سے ہمارے سمسٹرز اسٹارٹ ہو جائیں گے تم بس دعا کرنا اور امی ابا سے بھی کہنا کہ میرے لیے ڈھیر ساری دعائیں کریں۔" لالہ رخ کے استفسار پر زرتاشہ قدرے متفکر ہو کر بولی۔

"ہم سب تمہارے لیے بہت ساری دعائیں کرتے ہیں بس تم اپنا دھیان پڑھائی پر لگاؤ اور خوب محنت کرو۔" لالہ رخ بڑی بہنوں والے انداز میں مشفقانہ لہجے میں بولی تو وہ محض "ہوں" کہہ کر رہ گئی پھر ایک دو اور باتیں کرکے لالہ رخ نے فون بند کر دیا تو مہرینہ نے تیزی سے استفسار کیا۔

"اسے کہیں شک تو نہیں ہوگیا تھا۔" لالہ رخ اسے دیکھتے ہوئے کسی سوچ میں غلطاں ہو کر قدرے توقف کے بعد بولی۔

علیشبہ نور

السلام علیکم! آداب عرض ہے۔ بندی ناچیز کو علیشبہ نور کہتے ہیں پیار کے تو بہت سے نام ہے جیسے پنو کہتے ہیں۔ میں 16 ستمبر 2004 کو گرمیوں کی بہار بن کر اس دنیا میں آئی۔ ارے آپ کو لگا نہ ہوا کا جھونکا' خوبیوں اور خامیوں کی بات آئے تو خامیاں کوٹ کوٹ کے بھری ہوئی ہیں مطلب کے گھر میں کسی کی نہیں سنتی۔ ہر بات کو کیڑے نکالتی ہوں' ہر وقت چھوٹے' بڑے بچوں کو مارتی رہتی ہوں' فیورٹ کلر پنک اور فیورٹ کھانا بریانی' فیورٹ ایکٹر یاسر نواز' فیورٹ ایکٹرس مہوش حیات' فریال محمود اور میری بہت سی دوستیں ہیں۔ اقراء' لائبہ' زینب' عائشہ' لاریب' کزن ہیں' او کے اللہ حافظ۔

"میرے خیال میں شک تو نہیں ہوا تھا البتہ اس بات پر حیران ہو رہی تھی کہ ابا اس وقت کیسے سو گئے وہ کہہ رہی تھی کہ کچھ دنوں سے اسے ابا بے حد یاد آ رہے ہیں۔" مہرینہ یہ سب سن کر اداس سی ہوگئی پھر دھیرے سے بولی۔

"ہوں دل کو دل سے راہ ہوتی ہے اور پھر زرتاشہ تو ماموں سے بے حد پیار کرتی ہے۔ ان کی یہاں طبیعت خراب ہے اور وہاں بنا کچھ جانے زرتاشہ ان کے لیے بے چین ہو رہی ہے۔"

"مگر مہرو میں اسے کچھ بتا نہیں سکتی تھی وہ کہہ رہی تھی کہ اگلے ماہ سے اس کے امتحان شروع ہو جائیں گے اور مجھے معلوم ہے ابا کی طبیعت کا سن کر وہ بے حد گھبرا جائے گی اور یہاں آ دھمکے گی۔" لالہ رخ اپنے ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنساتے ہوئے مضمحل انداز میں بولی تو مہرینہ نے بھی تائیدی انداز میں سر ہلا کر کہا۔

"یہ تو تم ٹھیک کہہ رہی ہو، ماموں ان شاءاللہ ٹھیک ہو جائیں گے لالہ تم بھی اتنا پریشان مت ہو۔"

"مگر مہرو ابا کو دواؤں سے بالکل افاقہ نہیں ہو رہا کاش میں ابا کو شہر کے کسی بڑے اسپتال میں لے جا سکتی ان کا علاج کرا سکتی۔" اس کے لہجے میں مایوسی تھی۔

"تمہارے بس میں جتنا ہے لالہ تم اتنا ہی کر رہی ہو اس سے زیادہ تمہارے اختیار میں نہیں ہے۔" وہ لالہ رخ کی بات پر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دینے والے انداز میں بولی تو یک دم کسی خیال کے تحت لالہ رخ کی آنکھوں میں چمک در آئی۔

"کیوں اختیار نہیں ہے مجھے مہرو انسان کے بس میں سب کچھ ہوتا ہے وہ چاہے تو سب کچھ کرنے کی ٹھان سکتا ہے اور پھر کر گزرتا ہے بس تھوڑی ہمت اور جرأت کی ضرورت ہوتی ہے۔" لالہ رخ مضبوط لہجے میں بولی تو مہرینہ نے اسے کافی الجھ کر دیکھا۔

"کیا مطلب لالہ...... تم کہنا کیا چاہتی ہو؟" اس نے رخ موڑ کر مہرینہ کے حیرت زدہ چہرے کو دیکھا پھر ایک لمبا سانس کھینچ کر اطمینان بھرے لہجے میں بولی۔

"میں ابا کو کراچی لے کر جاؤں گی وہاں ان کا علاج کراؤں گی۔"

"کیا یہ تم کیا کہہ رہی ہو لالہ...... تم بھلا ماموں کو کراچی کیسے لے جا سکتی ہو لالہ تم یہ کیوں بھول جاتی ہو کہ تم ایک لڑکی ہو جوان اور خوب صورت دوشیزہ۔"

"بس میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں ابا کو ہر صورت میں کراچی لے کر جاؤں گی۔" لالہ رخ اٹل لہجے میں بولی تو بے اختیار اس نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرا لیا۔

"یا اللہ اب یہ نئی مصیبت۔ لالہ تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہوگیا تم جوان جہان وہ بھی تن تنہا بھلا کس طرح ماموں کو

لے کر کراچی جاؤ گی اور تمہیں معلوم بھی ہے وہاں اسپتالوں کے کتنے اخراجات ہوتے ہیں اور سرکاری اسپتال والے تو تم پر نظر بھی نہیں ڈالیں گے آخر تم یہ سب کرو گی کیسے۔" مہرینہ اسے حقیقت کا آئینہ دکھاتے ہوئے بولی تو لالہ رخ سرنفی میں تیزی سے ہلاتے ہوئے گویا ہوئی۔

"بس میں کچھ نہیں جانتی میں ابا کو کراچی لے کر جاؤں گی۔"

"تمہارا نام میں نے بالکل صحیح رکھا ہے جھانسی کی رانی۔" مہرینہ اسے دیکھتے ہوئے انتہائی تپ کر بولی تو لالہ رخ زور سے ہنس دی۔

❁......❁......❁

زرینہ اور زرتاشہ مہوش کی گاڑی میں جو اس کا ڈرائیور ڈرائیو کر رہا تھا بڑے مزے سے ہائپر اسٹار پہنچی تھیں مہوش کے ساتھ اس کی دو اور سہیلیاں مسکان اور رمشا بھی تھیں یہ چاروں پیچھے بیٹھی تھیں جبکہ مہوش نے فرنٹ سیٹ سنبھالی تھی مسکان اور رمشا کا تعلق بھی پنجاب کے کسی گاؤں سے تھا لہٰذا وہ چاروں بڑی ایکسائیٹڈ ہو کر ہائپر اسٹار کی بلند و بالا اور پرشکوہ عمارت کو دیکھ رہی تھیں۔

"زری یہ تو بہت بڑی عمارت ہے میں نے تو اس سے پہلے اتنا بڑا شاپنگ سینٹر کبھی نہیں دیکھا۔"

"میں خود پہلی بار دیکھ رہی ہوں یار۔" زرینہ کی حالت بھی زرتاشہ جیسی تھی پھر وہ سب عمارت میں داخل ہو گئیں اور بڑے اشتیاق و خوشی سے وہ چاروں گھومنے لگیں اتوار ہونے کی وجہ سے اس وقت رش بہت زیادہ تھا۔

"دیکھو گائز سب ساتھ رہنا اور اگر ہم میں سے کوئی الگ ہو جائے تو اس شاپ کے باہر جو یہ اے ٹی ایم مشین ہے ناں وہ یہاں آ کر کھڑا ہو جائے گا اور دوسروں کا ویٹ کرے گا اوکے۔" مہوش ان چاروں لڑکیوں سے مخاطب ہو کر بولی تو زرتاشہ گھبرا کر بولی۔

"نہیں مہوش ہم سب ساتھ رہیں گے کسی کو بھی الگ جانے کی ضرورت نہیں ہے۔"

"ہاں بابا ہم سب ساتھ گھومیں گے میں یہ بات صرف اس لیے کہہ رہی ہوں کہ اگر کوئی گروپ سے بچھڑ جائے تو اس پوائنٹ پر آ کر وہ باقیوں کا انتظار کرے۔"

"ٹھیک ہے مہوش ہم سمجھ گئے آؤ اس طرف چلتے ہیں۔" زرینہ مہوش کی بات کو سمجھتے ایک طرف اشارہ کر کے گویا ہوئی تو سب ہی لڑکیاں اس طرف آ گئیں نگاہوں کو خیرہ کر دینے والی پرشکوہ روشن دکانیں بہت اٹریکٹیو لگ رہی تھیں لیڈیز ملبوسات کے بیش قیمت بوتیک کاسمیٹکس اور جیولری کی دکانیں انہیں بے حد اچھی لگ رہی تھیں وہ ساری لڑکیاں بڑی مسرور ہو کر ونڈو شاپنگ کر رہی تھیں کیونکہ چیزوں کی بے پناہ قیمت دیکھ اور سن کر انہوں نے کچھ بھی خریدنے کا ارادہ ترک کر دیا تھا حالانکہ مہوش انہیں پہلے ہی بتا چکی تھی کہ وہاں قیمت بہت زیادہ ہے کیونکہ ہر طرح کے برینڈز وہاں موجود ہیں جہاں پر خریداری ایک عام انسان کے بس کی بات نہیں ہے مگر قیمتیں اتنی زیادہ ہوں گی اس کا اندازہ ان چاروں لڑکیوں کو یہاں آ کر ہوا تھا لوگ مطمئن چہرے اور بڑی بے پروائی سے وہاں خریداری میں مصروف تھے خواتین قیمت دیکھے یا پوچھے بنا بس دھڑا دھڑ لان کے پرنٹس خرید رہی تھیں جنہیں زرتاشہ اور زرینہ کافی حیرت سے دیکھ رہی تھیں۔

"ہائے اللہ زری یہاں کے لوگوں کے پاس تو بہت پیسہ ہے دیکھو تو اتنے مہنگے جوڑے یہ عورتیں کتنے مزے سے خرید رہی ہیں۔" زرتاشہ زرینہ کے کان میں گھستے ہوئے بولی۔

"میرے خیال میں گائز اب کچھ کھاتے ہیں مجھے تو بڑی سخت بھوک لگ رہی ہے۔" مہوش ان سب کو مخاطب کر کے بولی تو سب نے اس کی تائید کی پھر مہوش کی معیت میں فوڈ ایریا کی جانب بڑھ گئیں۔

"اف زری یہ مور کتنا خوب صورت ہے ناں۔" ایک ڈیکوریشن پیس کی دکان کے ڈسپلے پر رکھے انواع و اقسام کے بے حد خوب صورت اور دلکش ڈیکوریشن پیسز میں سے ایک پر نگاہ ڈال کر زرتاشہ اچھل کر بولی تو زرینہ نے زرتاشہ کی آواز پر اسے دیکھا اور پھر اس کے اشارے پر اس ڈیکوریشن پیس پر نگاہ ڈالی مور واقعی بے حد حسین تھا جو کرسٹل کا بنا ہوا تھا جس میں سے ست رنگی روشنیاں پھوٹ رہی تھیں۔

"واقعی بے حد خوب صورت ہے یہ تو۔" زرینہ بھی توصیفی انداز میں بولی۔

"آؤ زری ذرا اسے اندر سے جا کر دیکھتے ہیں۔" زرتاشہ فرط جوش میں گھر کر اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر آ گئی۔

"یہ تو بہت زیادہ خوب صورت لگ رہا ہے۔" ایک نسوانی چہکتی ہوئی آواز پر ڈیکوریشن پیس پیک کراتے ہوئے فراز کی توجہ اپنے عقب میں کھڑی لڑکیوں کی جانب مبذول ہوئی اس نے بے اختیار گھوم کر پیچھے بنے شوکیس کے پاس کھڑی لڑکیوں کو دیکھا۔

"تاشو یہ جیسا باہر سے لگ رہا تھا ویسا ہی اندر سے لگ رہا ہے تم بھی ناں۔" ایک لڑکی اس کا مذاق اڑانے والے انداز میں بولی تو دوسری لڑکی کچھ خفیف سی ہوئی فراز کو یک دم یوں لگا جیسے اس نے اس لڑکی کو کہیں دیکھا ہے۔

"کہاں دیکھا ہے میں نے اسے۔" وہ اپنے ذہن پر زور ڈالتے ہوئے خود سے بولا ڈارک عنابی رنگ کے سادے سے شلوار سوٹ میں آف وائٹ چادر جس پر ملٹی رنگ کی کڑھائی ہوئی تھی سر پر سلیقے سے اوڑھے وہ دلکش سی لڑکی بے حد معصوم اور کیوٹ سی لگی۔

"او مائی گاڈ زری ہم تو یہاں آ گئے چلو جلدی سے باہر چلو کہیں مہوش وغیرہ کھو نہ جائیں۔" وہ لڑکی کافی گھبرا کر بولی تو دونوں بڑی عجلت میں باہر کی جانب بھاگیں جبکہ فراز بھی سر جھٹک کر پیمنٹ کاؤنٹر کی جانب بڑھ گیا۔

ہر طرف گہما گہمی تھی لوگ خوش باش انداز میں یہاں وہاں گھوم رہے تھے جب کہ زرینہ اور زرتاشہ انتہائی متوحش نگاہوں سے اِدھر اُدھر بڑی بے قراری سے نظریں دوڑا رہی تھیں مہوش رمشا اور مسکان اسے کہیں بھی دکھائی نہیں دے رہی تھیں دونوں کے ہاتھ پیر بری طرح پھول چکے تھے۔

"زری یہ...... یہ سب کہاں چلی گئیں اب ہم انہیں کہاں ڈھونڈیں گے۔" زرتاشہ تقریباً رو دینے کو تھی انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں بولی اس سچویشن میں زرینہ بھی کافی پریشان ہو گئی تھی۔

"پتا نہیں یار مجھے تو ان تینوں میں سے کوئی بھی نظر نہیں آ رہا۔" وہ اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پھنساتے ہوئے بولی تو یک دم زرتاشہ کے ذہن میں ایک خیال کوندا۔

"زری تم...... تم مہوش کے فون پر ٹرائی کرو اور پوچھو اس سے کہ یہ لوگ کہاں ہیں۔" زرتاشہ تیزی سے بولی جس پر زرینہ عجلت سے اپنا موبائل فون پرس میں سے نکال کر جلدی جلدی مہوش کا نمبر ملانے لگی مگر اگلے ہی لمحے زرینہ کے چہرے پر بے پناہ ہوائیاں اڑنے لگیں۔

"کیا ہوا زری......؟" زرتاشہ متوحش زدہ انداز میں بولی۔

(ان شاء اللہ باقی آئندہ ماہ)